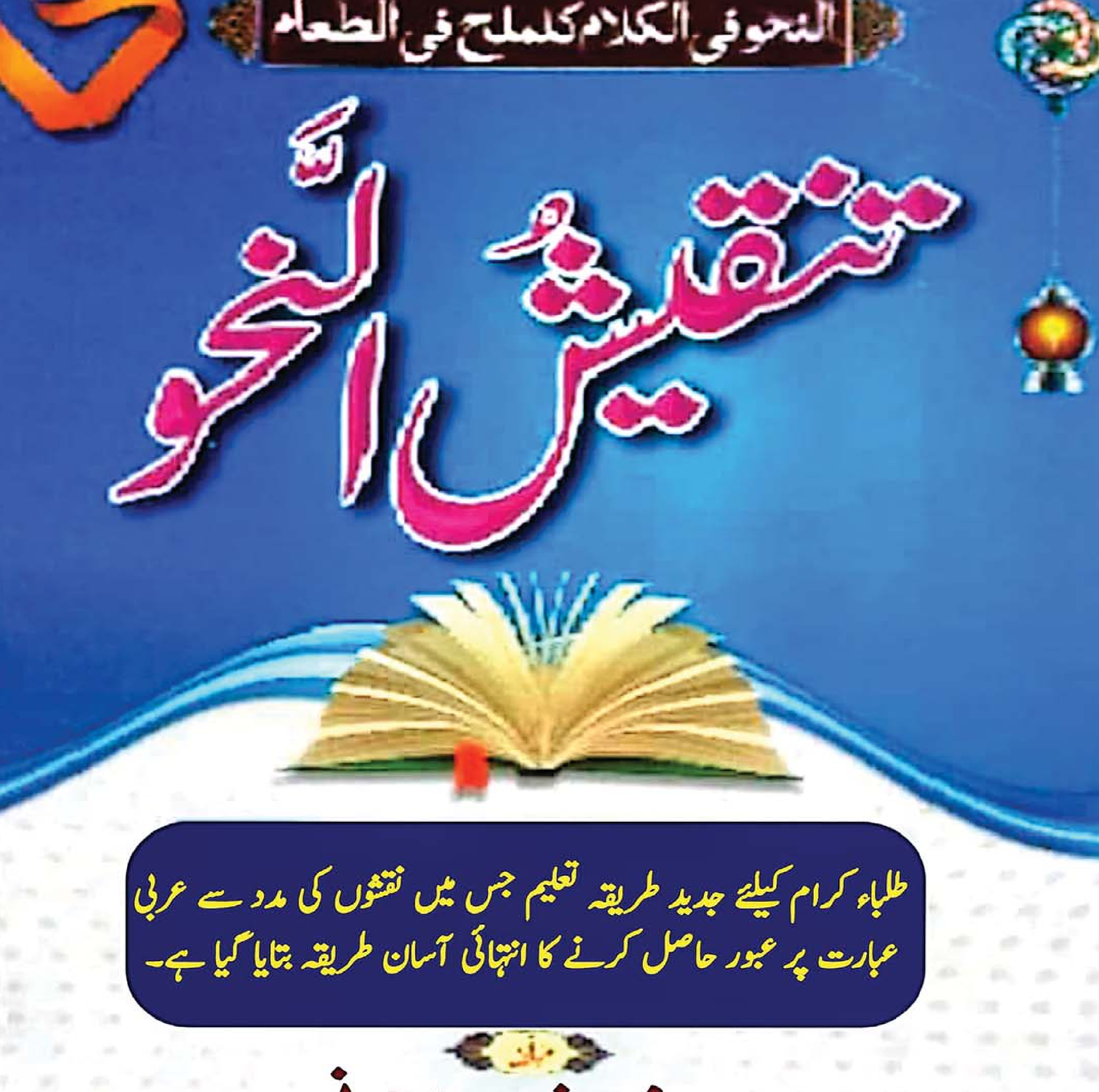


مولانا محمد عثمان حقانی
استاذ مدرسہ عربیہ شمس العلوم ژوب بلوچستان

الناشر
مکتبہ شمس العلوم ژوب
03138617516

عرض مؤلف

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلاۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

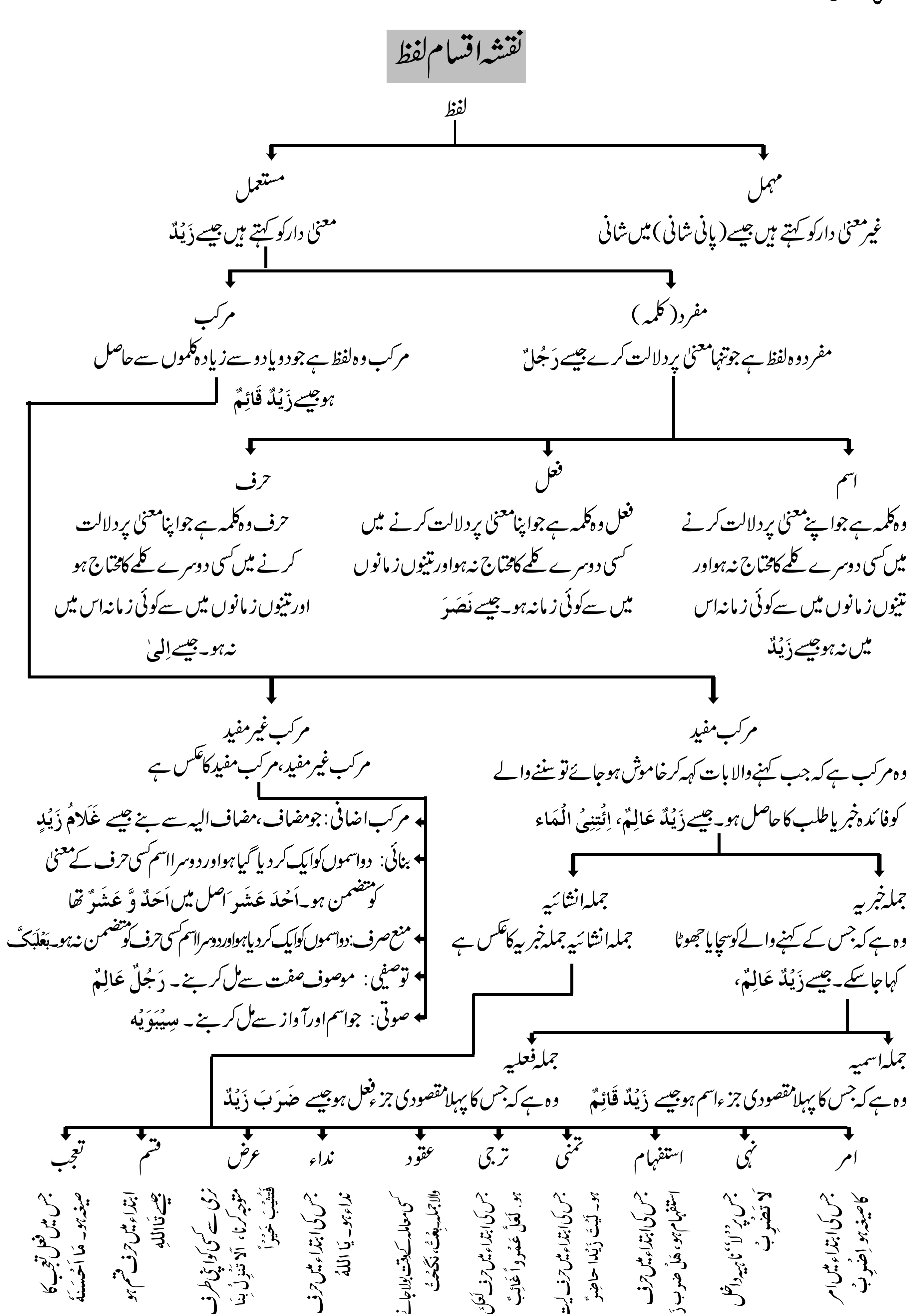
الحمدللہ! بندہ چند سالوں سے نحو کی کتابوں کی تدریس سے وابستہ ہے اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ درس نظامی کے اکثر طلباء کرام عبارت پڑھنے میں کافی کمزور رہوتے ہیں۔اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ''نحو'' کی بنیادی اصطلاحات اور اہم تعریفات بہت جلد ذہن سے نکل جاتی ہیں۔اس لیے اسم وفعل، معرب ومبنی، عامل ومعمول، فاعل ومفعول اور متمکن وغیر متمکن کی پہچان اوران میں فرق کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔

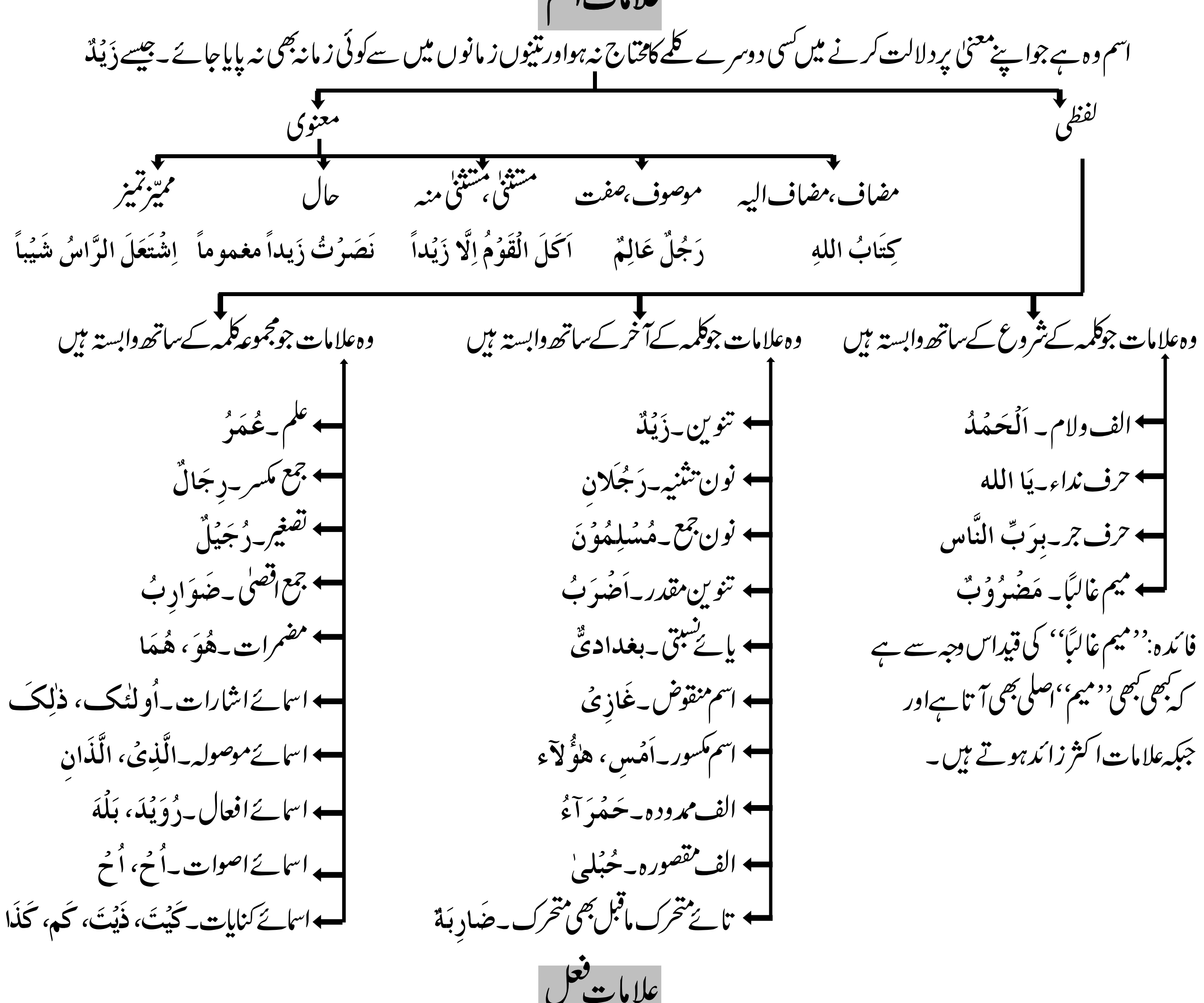
اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے کافی عرصہ سے دل میں ایک خلش سی رہتی تھی اور اس کی اشد ضرورت محسوس ہوئی کہ ''نحو'' کو یاد رکھنے کے لیے ایک مختصر سا کتابچہ ہونا چاہیے۔جس سے درس نظامی کا ہر طالب علم ہر سال کم وقت میں باآسانی استفادہ کرتا رہے۔چنانچہ اس رسالہ کو بندہ نے آسان نقشوں کے ساتھ ترتیب دیا ہے تاکہ طلباء کرام اس کو بہت آسانی سے یاد کرکے عربی عبارت کو صحیح طریقے سے پڑھ سکیں۔

اس رسالے کو مختصر اس وجہ سے مرتب کیا گیا ہے تاکہ درس نظامی کا طالب علم جس درجہ کا بھی ہو تو وہ اس کو کتاب پڑھنے سے پہلے ازبر حفظ کر کے عبارت خوانی پر صحیح طرح قادر ہوسکے۔آخر میں ان مؤلفین کیلئے دست بدعا ہوں کہ اس رسالہ کو ترتیب کے دوران ان کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اور ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے کسی بھی طریقے سے اس سلسلے میں بندہ کا تعاون کیا۔

قارئین سے درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مؤلف کو مطلع کریں تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔اور اگر اردو دانی میں کوئی کسر رہ گئی ہو یا اس میں پشتو کی جھلک محسوس ہو تو قارئین سے درگزر کرنے کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ اور بندہ کے والدین واساتذہ کرام اور تمام محسنین ومحبین کیلئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

العبد محمد عثمان حقانی
استاد مدرسہ عربیہ شمس العلوم ژوب (بلوچستان)
۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ
بمطابق دسمبر ۲۰۱۹ء


نقشہ اقسام لفظ
لفظ
مہمل
غیر معنیٰ دار کو کہتے ہیں جیسے (پانی شانی) میں شانی
مستعمل
معنیٰ دار کو کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ
مفرد (کلمہ)
مفرد وہ لفظ ہے جو تنہا معنیٰ پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ
مرکب
مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے حاصل ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ
اسم
وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ ہو جیسے زَیْدٌ
فعل
فعل وہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ ہو۔ جیسے نَصَرَ
حرف
حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ ہو۔ جیسے اِلیٰ
مرکب مفید
وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو فائدہ خبر یا طلب کا حاصل ہو۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ، اِئْتِنِیْ الْمَاء
مرکب غیر مفید
مرکب غیر مفید، مرکب مفید کا عکس ہے
مرکب اضافی: جو مضاف، مضاف الیہ سے بنے جیسے غَلَامُ زَیْدٍ
بنائی: دو اسموں کو ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ کو متضمن ہو۔ اَحَدَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا
منع صرف: دو اسموں کو ایک کر دیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن نہ ہو۔ بَعْلَبَکَّ
توصیفی: موصوف صفت سے مل کر بنے۔ رَجُلٌ عَالِمٌ
صوتی: جو اسم اور آواز سے مل کر بنے۔ سِیْبَوَیْه
جملہ خبریہ
وہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ،
جملہ انشائیہ
جملہ انشائیہ جملہ خبریہ کا عکس ہے
جملہ اسمیہ
وہ ہے کہ جس کا پہلا مقصودی جزء اسم ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ
جملہ فعلیہ
وہ ہے کہ جس کا پہلا مقصودی جزء فعل ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ
امر
جس کی ابتداء میں امر کا صیغہ ہو اِضْرِبْ
نہی
جس پر "لا" نہی داخل لَا تَضْرِبْ
استفہام
جس کی ابتداء میں حرف استفہام ہو۔ هَلْ ضَرَبَ زَ
تمنی
جس کی ابتداء میں حرف لیت ہو۔ لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ
ترجی
جس کی ابتداء میں حرف لعلّ ہو۔ لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ
عقود
کسی معاملے کے وقت بولا جانے والا جملہ بِعْتُ، نَکَحْتُ
نداء
جس کی ابتداء میں حرف نداء ہو۔ یَا اللّٰهُ
عرض
نرمی سے کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا، اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا
قسم
ابتداء میں حرف قسم ہو جیسے تَاللّٰهِ
تعجب
جس میں فعل تعجب کا صیغہ ہو۔ مَا اَحْسَنَهٗ



علامات فعل

فعل وہ ہے جو اپنے معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ

ماضی کے ساتھ خاص علامات
- آخر میں فتحہ ہو۔ دَحْرَجَ
- آخر میں تائے تانیث ساکن ہو۔ ضَرَبَتْ
- آخر میں تائے متحرکہ ماقبل ساکن ہو۔ ضَرَبْتُ
- آخر میں تُمَا، تُم، تُنَّ، نَا ہو
  ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُم، ضَرَبْنَا

امر کے ساتھ خاص
- اس کے آخر میں جزم ہو بغیر عامل کے۔ اِضْرِبْ

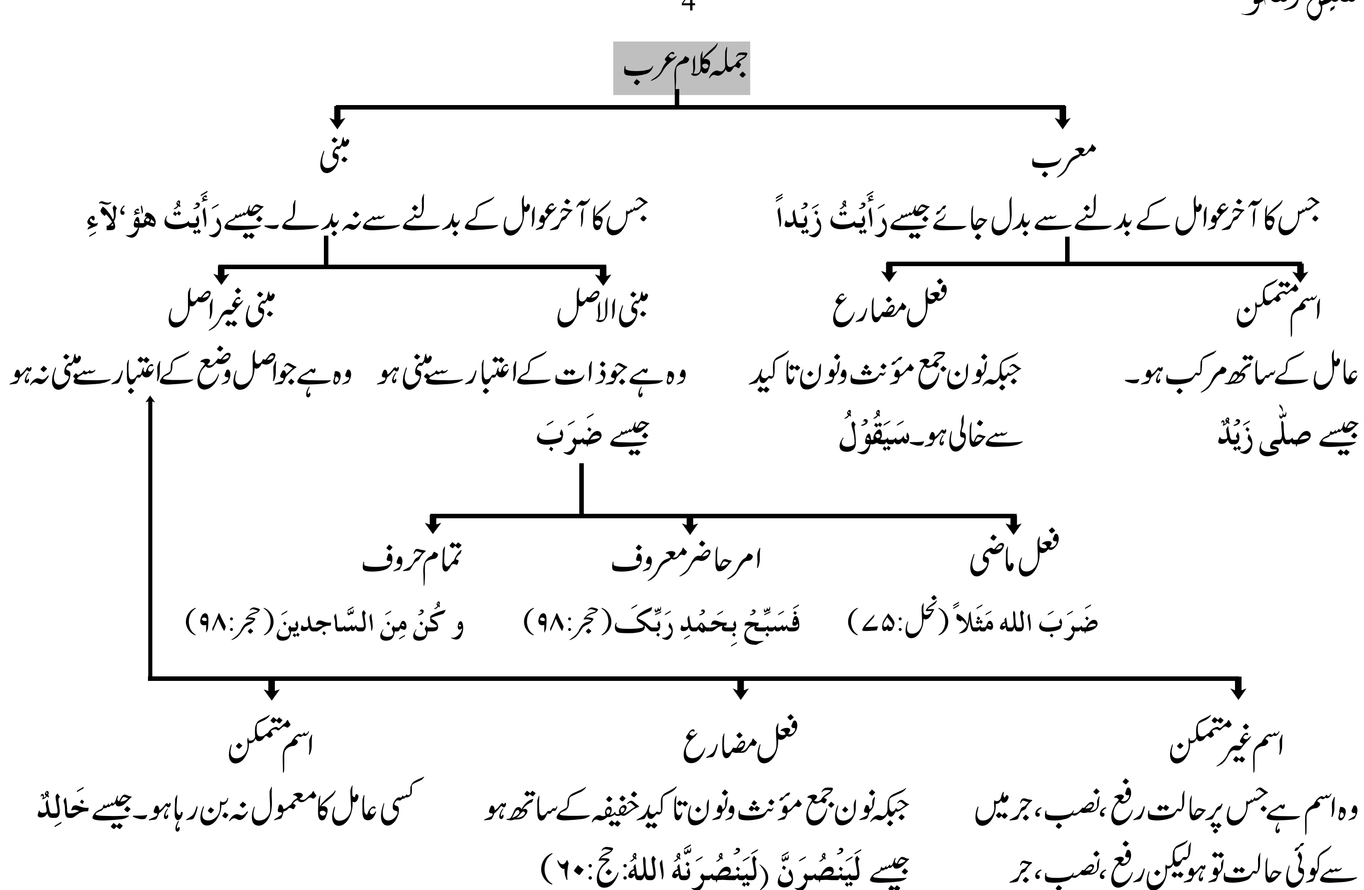
مضارع کے ساتھ خاص
- شروع میں حروف اَتَیْنَ ہو۔ یُؤْمِنُ، نُؤْمِنُ
- شروع میں سین ہو
  سَیَعْلَمُوْنَ
- شروع میں سوف ہو
  سَوفَ تَعْلَمُوْنَ
- حروف جازمہ داخل ہوں
  لَمْ یُؤْمِنُ
- حرف ناصب داخل ہو
  لَنْ نَصْبِرَ

ماضی ومضارع میں مشترک علامات
- شروع میں "قَدْ" ہو
  قَدْ اَفْلَحَ، قَدْ یَعْلَمُ

امر ومضارع میں مشترک
- آخر میں نون تاکید ہو
  اِضْرِبَنَّ
- نون خفیفہ آخر میں ہو
  اِضْرِبَنْ

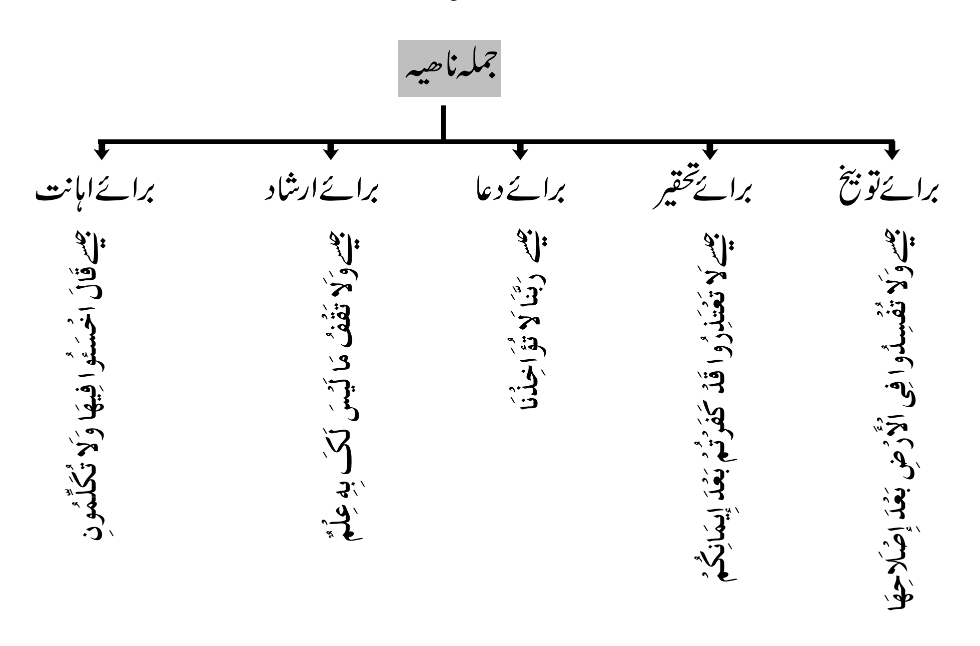
ماضی، مضارع، امر میں مشترک
- آخر میں الف بارز ضمیر ہو
  ضَرَبَا، یَضْرِبَانِ، اِضْرِبَا
- واو ساکن ضمیر ہو
  ضَرَبُوْا، یَضْرِبُوْنَ، اِضْرِبُوْا
- نون ضمیر ہو
  ضَرَبْنَ، یَضْرِبْنَ، اِضْرِبْنَ

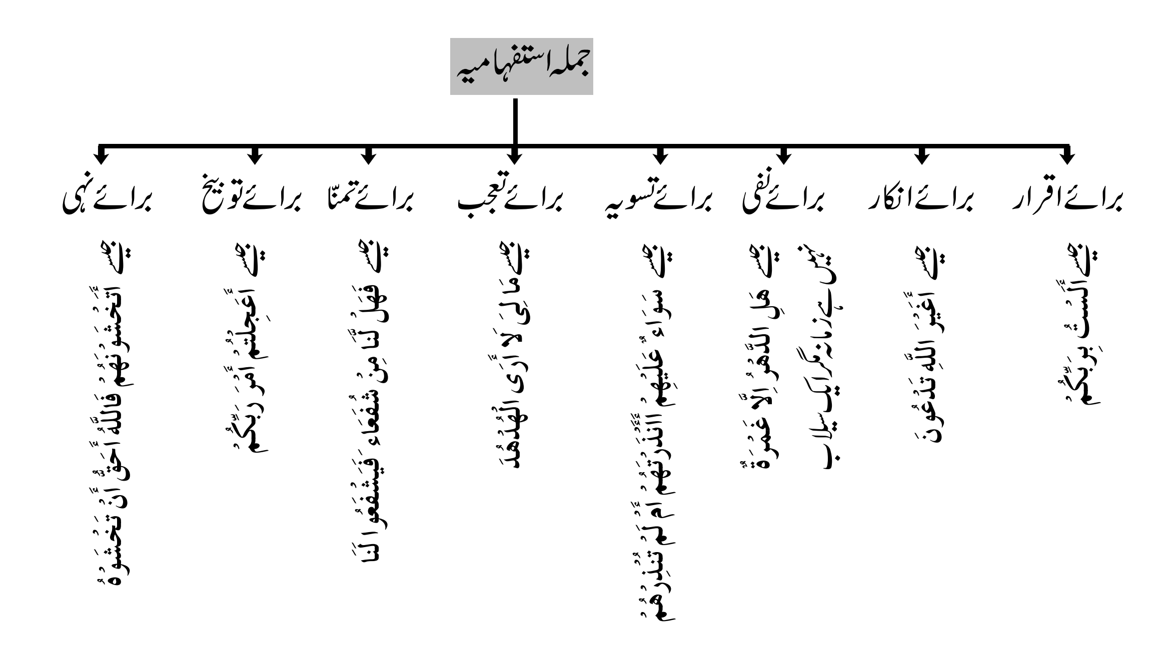
فائدہ ۱: نون تاکید فعل مضارع کے تمام صیغوں، اور نون تاکید خفیفہ (چار تثنیہ، دو جمع مؤنث کے علاوہ باقی) آٹھ صیغوں میں آتا ہے فائدہ ۲: اگر کوئی کلمہ فعل ہو اور بظاہر اس میں فعل کی کوئی علامت نہ ہو تو اس میں یہ علامت ضرور ہوگی کہ اس کا مسند بننا صحیح ہوگا یا اس کلمہ کی ماضی اور مضارع وغیرہ کی گردان ہوگی۔ ضَرَبَ،



جملہ کی اقسام

- جملہ ابتدائیہ: ابتدائے کلام میں آتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ
- جملہ مستأنفہ: وہ جملہ ہے جو پہلے جملے سے منقطع ہوتا ہے۔ جیسے وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ (جملہ ابتدائیہ) اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (جملہ مستانفہ)
- جملہ معترضہ: جو دو متلازم چیزوں کے درمیان میں آئے محض کلام کی تقویت یا کسی مصلحت کے پیش نظر کی وجہ سے۔ جیسے وَإِنَّہُ لَقَسَمٌ (موصوف) لَوْ تَعْلَمُونَ (جملہ معترضہ) عَظِیمٌ (صفت)
- جملہ مفسرہ/ جملہ مبیّنہ: جو پہلے جملے کی وضاحت کرے۔ جیسے اِنَّ مَثَلَ عِیسَی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَہُ مِنْ تُرَابٍ (جملہ مفسرہ)
- جملہ معلّلہ: جو پہلے جملے کی علت بیان کرے۔ جیسے لا تصوموا فی ھذہ الایام فانھا ایام اکل و شرب.
- جملہ معطوفہ: دو جملے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ (جملہ معللہ) وَإِنَّا لَہُ لَحَافِظُونَ (معطوف)
- جملہ حالیہ: اپنے سے پہلے آنے والے جملوں کی حالت بیان کرتے ہیں۔ جیسے وَتَحْسَبُھُمْ (معطوف علیہ) أَیْقَاظًا وَھُمْ رُقُودٌ (حالیہ).
- جملہ نتیجیہ: جو پہلے کلام کا نتیجہ ہو۔ جیسے الخفض من خواص الاسماء فلیس فی الافعال خفضٌ.
- جملہ جواب قسم: وہ جملہ ہے جو قسم کا جواب بنے۔ جیسے وَالْقُرْآنِ الْحَکِیمِ (قسم) إِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِینَ (جواب قسم).
- جملہ نھیّہ: (اس کی مزید تفصیل اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)
- جملہ استفہامیہ: (اس کی مزید تفصیل اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)
- جملہ امریہ: (اس کی مزید تفصیل اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)





جملہ امریہ

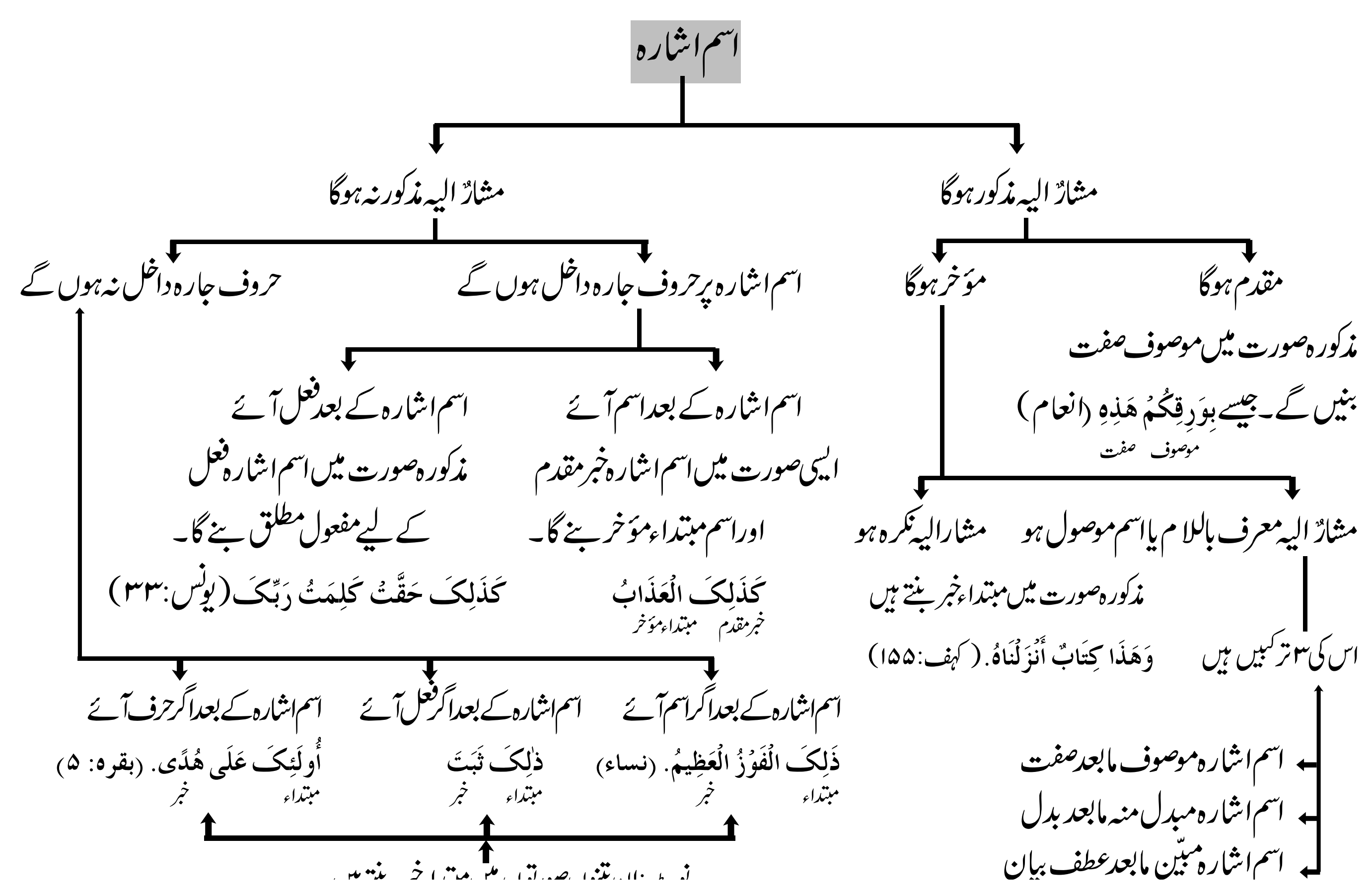
- برائے جواز: وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا
- برائے تعظیم: ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ
- برائے تحقیر: أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ
- برائے استبشار: فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ
- برائے تذلیل: كُونُوا قِرَدَةً
- برائے تعجب: أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ

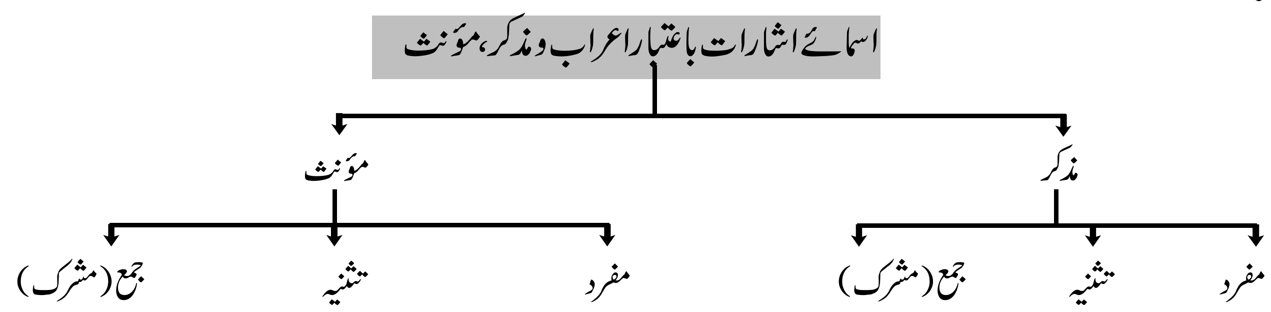
- برائے تہدید: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
- برائے تعجیز: فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ
- برائے دعا: رَبِّ اغْفِرْ لِي
- برائے ایذاء: ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ
- برائے انذار: قُلْ تَمَتَّعُوا
- برائے عجب: انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ

- برائے امتنان واحسان: وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا
- برائے تسویہ: فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا
- برائے التماس: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا
- برائے ارشاد: إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ
- برائے ندب: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا

مضمرات

- مرفوع متصل: جیسے ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا
  - بارز: فعل کا فاعل ضمیر ہو جو ظاہر پڑھی جائے۔ جیسے ضَرَبْتُ
  - مستتر: فعل کا فاعل ضمیر ہو جو لفظوں میں نہ پڑھی جائے جیسے ضَرَبَ
    - واجب الاستتار: وہ ضمیر ہے جو فعل میں ہمیشہ پوشیدہ ہو
      - واحد متکلم مضارع: جیسے اَضْرِبُ
      - جمع متکلم مضارع: جیسے نَضْرِبُ
      - واحد مذکر حاضر مضارع: جیسے تَضْرِبُ، اِضْرِبْ
      - اسمائے افعال بمعنٰی امر حاضر: جیسے رُوَیْدَ بمعنٰی اَمْهِلْ
    - جائز الاستتار: وہ ضمیر ہے جو فعل میں کبھی ہو اور کبھی نہ ہو
      - فعل ماضی اور مضارع میں
        - واحد مذکر غائب: جیسے ضَرَبَ، یَضْرِبُ
        - واحد مؤنث غائبہ: جیسے ضَرَبَتْ، تَضْرِبُ
- مرفوع منفصل: جیسے اَنَا، نَحْنُ
- منصوب متصل: جیسے ضَرَبَنِیْ، ضَرَبنَا
  - بعد از افعال: ضَرَبنَا، ضَرَبَکَ
  - بعد از اسمائے افعال: رُوَیْدَهُمْ، رُوَیْدَهَا
  - بعد از حروف مشبہ بالفعل: اِنَّکَ، اِنَّکُمَا
- منصوب منفصل: جیسے اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا
- مجرور متصل: جیسے لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ
  - مجرور بحرف جر: جیسے لَنَا، لَکَ
  - مجرور باضافت: جیسے غُلَامِیْ، غُلَامُنَا





ذَا ذَانِ رَفعاً، ذَیْنِ نصباً وجرًا اُولٰی بالقصر، اُوْلَاء بالمد تَا، تِیْ، تِہٖ، تِھِیْ، ذِہٖ، ذِھِیْ تَانِ رفعاً، تَیْنِ نصباً وجراً اُولٰی بالقصر، اُوْلَاء بالمد

فائدہ: کبھی اسم اشارہ کے شروع میں حرف تنبیہ (ہ) لگا دیتے ہیں۔ اس سے دو مقصد ہوتے ہیں ایک مخاطب کو اپنی بات کی طرف متوجہ کرنے کے لیے۔ اور دوسرا مقصد مشار الیہ کا قریب ہونا بتانے کے لیے۔ حرف تنبیہ (ہ) لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سوائے تثنیہ مؤنث کے باقی تمام صیغوں میں حرف تنبیہ (ہ) اسم اشارہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے۔ جیسے

ھذا، ھذان، ھٰؤُلَآء، ھذہ ۔

کبھی اسم اشارہ کے آخر میں حرف خطاب لگا دیتے ہیں۔ حرف خطاب پانچ ہیں: کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُنَّ.

حرف خطاب لگانے کے دو مقصد ہیں:

۱) مخاطب کی حالت بیان کرنے کے لیے کہ مخاطب واحد، یا تثنیہ ہے یا جمع ہے، مذکر ہے یا مؤنث۔

۲) مشار الیہ کا دور ہونا بیان کرنے کے لیے۔

اسمائے اشارات: ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تِیْ، تِہٖ، تِھِیْ، ذِہٖ، ذِھِیْ، تَانِ تَیْنِ، اُوْلٰی بالقصر، اُوْلَآءِ بالمد.

تعریف: اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا کامل جزء نہ بن سکے یعنی مبتداء، خبر، فاعل، مفعول، صفت وغیرہ۔

اسم موصول

اسم موصول ابتداء میں ہوگا

اس وقت اسم موصول مبتداء، مابعد والا اسم خبر ہوگا

جیسے اَلَّذِیْ ضَرَبَکَ قَائِمٌ (مبتداء، خبر)

اسم موصول آخر میں ہوگا

بعد از اسم

بعد از معرفہ

اگر اسم موصول سے ماقبل معرفہ ہو تو ماقبل کے لیے موصوف ہوگا

حَضَرَ الطَّالِبُ الَّذِیْ فَازَ بِالْجَائِزَۃِ

بعد از نکرہ

اگر ماقبل نکرہ ہو تو یہ اسم موصول مضاف الیہ ہوگا

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ

بعد از فعل

اگر اسم موصول سے پہلے فعل ہو تو اس وقت اسم موصول فعل کے لیے فاعل ہوگا۔ جیسے

جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ (فعل، فاعل)

بعد از حرف

بعد از حروف جارہ

اسم موصول حرف جر کے لیے مجرور بنے گا۔ جیسے

لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا

بعد از حروف مشبہ بالفعل

اسم موصول حرف مشبہ کے لیے اسم بنے گا

جیسے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

بعد از ضمائر

اس وقت خبر بنے گا

جیسے

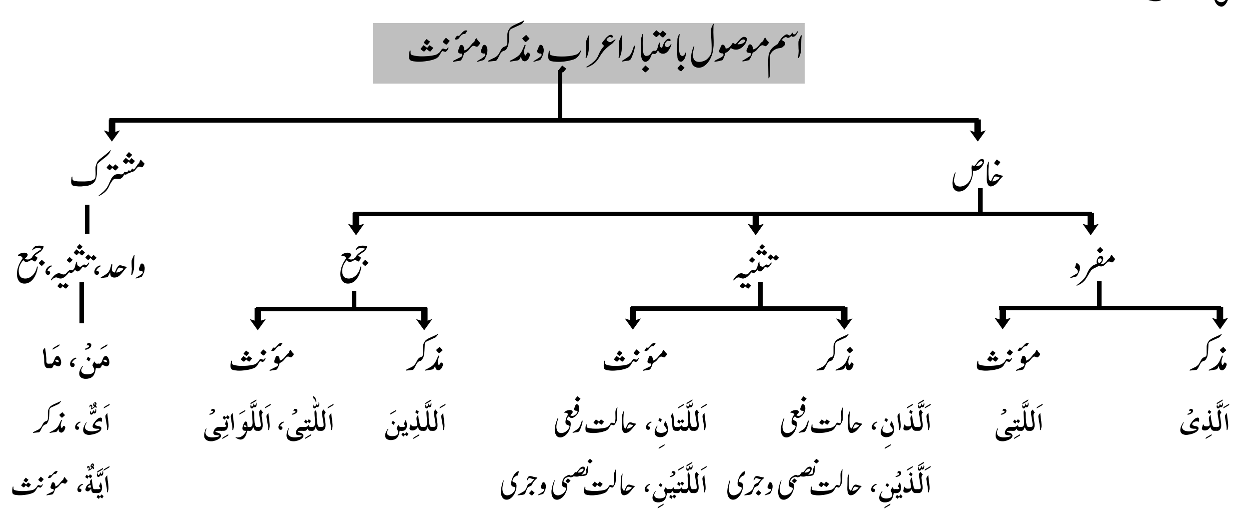
ھُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

بعد از اسمائے اشارات

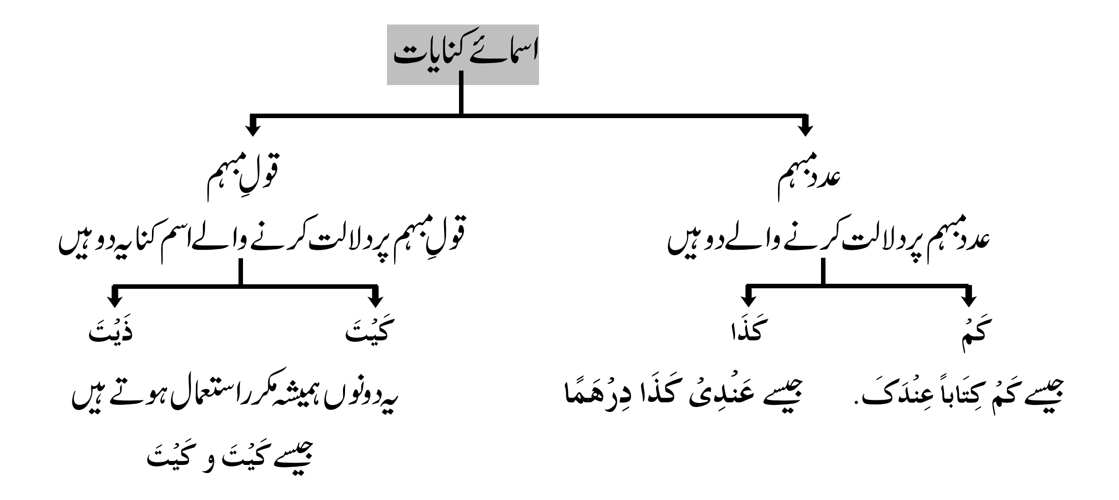
اگر اسمائے اشارات کے بعد آئے تو اس کے لیے خبر بنے گا۔ جیسے

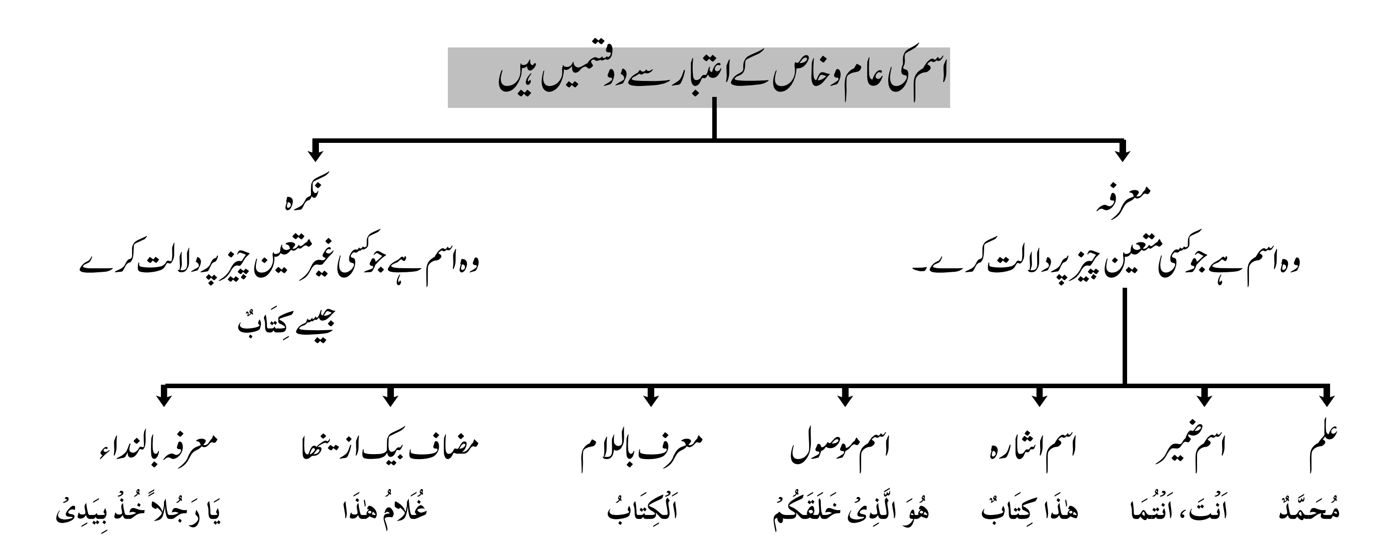
اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللہُ

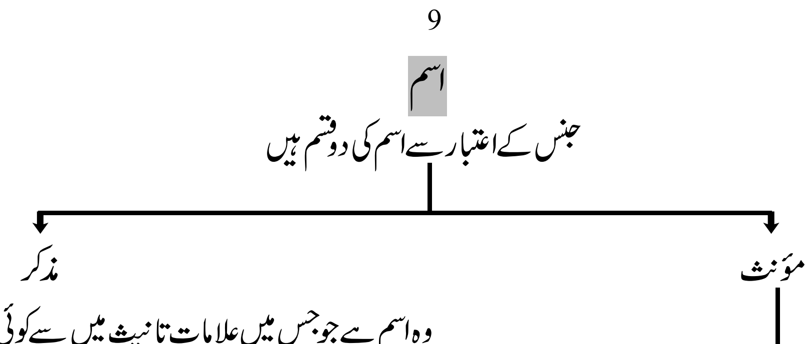




اسم موصول: اَلَّذِیْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، اَلَّذِیْنِ، اَللَّتِیْ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ، اَللّٰتِیْ، اَللَّوَاتِیْ، مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَیَّةٌ، ذُوْ بنی طے کی لغت میں، اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں الف لام۔







وہ اسم ہے جو جس میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ

مؤنث قیاسی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ

مؤنث سماعی: وہ ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے اَرْضٌ ، فلکٌ

مؤنث حقیقی: وہ ہے جس کے مقابلہ میں اس کی جنس میں سے کوئی جاندار مذکر موجود ہو۔ چاہے علامت تانیث ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ بمقابلہ رَجُلٌ۔ اور چاہے علامت تانیث نہ ہو۔ جیسے اَتَان بمقابلہ حِمَارٌ

مؤنث لفظی: وہ ہے جس کے مقابلہ میں اس کی جنس میں سے کوئی جاندار مذکر موجود نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَۃٌ

مؤنث مجازی: وہ ہے جس کے ساتھ مؤنث حقیقی جیسا معاملہ کیا جائے۔ جیسے عَیْنٌ، شَمْسٌ

مؤنث لفظی فقط: وہ ہے جو ظاہر کے لحاظ سے مؤنث ہو اور معنیً مذکر ہو۔ جیسے حمزۃ

مؤنث معنوی فقط: وہ ہے جو ظاہری علامت تانیث سے خالی ہو اور معناً مؤنث ہو، خواہ مؤنث حقیقی ہو یا مجازی۔ جیسے عَیْنٌ

مؤنث لفظی ومعنوی: وہ ہے جس میں علامت تانیث لفظی بھی ہو اور خود بھی مؤنث ہو۔ جیسے شَجَرَۃٌ

فائدہ: علامات تانیث چار ہیں: (۱) تائے ملفوظہ (۲) الف مقصورہ (۳) الف ممدودہ (۴) تائے مقدرہ

فائدہ: الف مقصورہ دو شرطوں کے ساتھ تانیث کی علامت بن سکتی ہے:

۱۔ زائد ہو۔ جیسے حُبْلٰی (اور عَصَا میں الف اصلی ہے، تانیث کا نہیں) ۲۔ تاء کو قبول نہ کرے۔

فائدہ: علامات تانیث میں سے فقط ''تاء'' ہی مقدر مانی جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ اصل میں اَرْضَۃٌ ہے۔

مؤنث سماعی

اَلْاَرْض. زمین	جَهَنَّم. دوزخ	اَلسَّاقُوْر. لوہا گرم	اَلْغُوْل. مصیبت	النون. مچھلی	اَلْاِسْتُ. دُبر	اَلْحرْب. لڑائی	اَلسّن. دانت
الفرس. گھوڑا	النَّار. آگ	اَلْاَرْنَبُ. خرگوش	اَلْخَمْرُ	اَلسَّاقُ. پنڈلی	الفُلک. کشتی	اَلْوَرِکُ. مافوق الفخذ	اَلْاُذُنُ. کان
اَلدَّارُ. گھر	الشِّمْسُ. سورج	القدم. پیر	الْوَرىٰ. پیچھے	اَلْاَفْعیٰ	الدلو	الشمال. رُخ	القوس. کمان
الوقد. آگ	اَلْاِبِلُ. اونٹ	الذِّرَاعُ	اَلضّبع	الکأس. پیالہ	اَلْیَدُ. ہاتھ	اَلْاِبْهَامُ. انگوٹھا	الذهب. سونا
اَلطَّاغُوت. لات وعزی	الکتف	الیسار. بایاں	اَلْبِئْرُ. کنواں	الرِّجْلُ. پاؤں	العروض، شعر کا آخری جز	اَلْکَفُّ. ہتھیلی	الیمین. قسم
اَلْبُنْصُر	الرِّیْحُ. ہوا	العقرب. بچھو	اللَّظٰی. آگ	اَلتِّبْرَاک. چھتری	الزَّنَد. ہاتھ کا گٹا	العصا	المنجنیق پتھر پھینکنے کا آلہ
اَلثَّعْلَب	السَّراوِیْل	العنکبوت. مکڑی	اَلْمُوسٰی. استرہ	اَلْجَحِیْم	السَّعِیْر	العین. آنکھ	النفس. روح

فائدہ: جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہوں جیسے یَدٌ، رِجْلٌ، عَیْنٌ۔ مگر یہ قاعدہ اکثریہ ہے۔

فائدہ: کسی مؤنث لفظ کے ساتھ کسی مذکر کا نام رکھ دیں تو اس پر مذکر کے احکام جاری ہوں گے۔ جیسے جَاءَ طَلْحَۃُ۔ اگر کسی مذکر لفظ کے ساتھ کسی مؤنث کا نام رکھ دیں تو اس پر مؤنث کے احکام جاری ہوں گے۔ جَاءَتْ نَسِیْمُ

جمع

لفظی

وہ ہے جس میں لفظاً کوئی تبدیلی کر کے جمع بنائی گئی ہو

جیسے مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ

جمع سالم

وہ ہے جس کو جمع بنانے کے بعد اس کے بعد واحد کا وزن صحیح سالم رہے۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

جمع مذکر سالم

وہ جمع ہے جس کے آخر میں واوٴ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح لاحق ہو۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ

جمع مؤنث سالم

وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تائے مبسوطہ لاحق ہو

جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ

جمع مکسر

وہ جمع ہے جس کو جمع بنانے کے بعد اس کے مفرد کا وزن صحیح سالم نہ رہے

جیسے کِتَابٌ سے کُتُبٌ

معنوی

وہ جمع ہے جس میں لفظاً کوئی تبدیلی نہ ہو البتہ معناً تبدیلی ہو

جیسے فُلْکٌ بروزن قُفْلٌ

جمع قلت

وہ ہے جو دس یا دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چار اوزان ہیں۔

- اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ
- اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ
- اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ
- فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ

جمع کثرت

وہ جمع ہے کہ جو دس سے زیادہ پر بولی جائے، اور اس کے اوزان جمع قلت کے اوزان کے علاوہ ہو۔

جیسے فُعَلَا جیسے عُلَمَاءُ

فائدہ: جمع منتہی الجموع وہ جمع ہے جس کے بعد کوئی اور جمع نہ آسکے۔ جمع منتہی الجموع کے اوزان: اَفَاعِلُ، اَفَاعِیْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِیْلُ، فَوَاعِلُ

غیر منصرف

تعریف: غیر منصرف وہ اسم ہے جس کے اندر (۹) علتوں میں سے بیک وقت دو علت یا ایک ایسی علت جو دو کے قائم مقام ہو

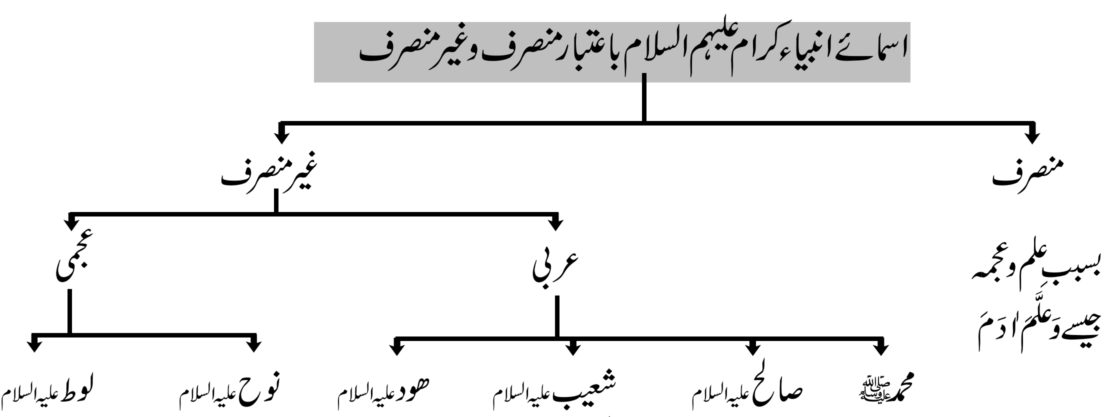
حکم: غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ داخل نہیں ہوتا۔

ایک سبب قائم مقام دو کے ہو

- جمع منتہی الجموع: مَفَاتِیْحُ
  - اوزان منتہی الجمع: اَفَاعِلُ، اَفَاعِیْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِیْلُ، فَوَاعِلُ
- الف مقصورہ: حُبْلٰی
- الف ممدودہ: حَمْرَآءُ

دو سبب پائے جائیں

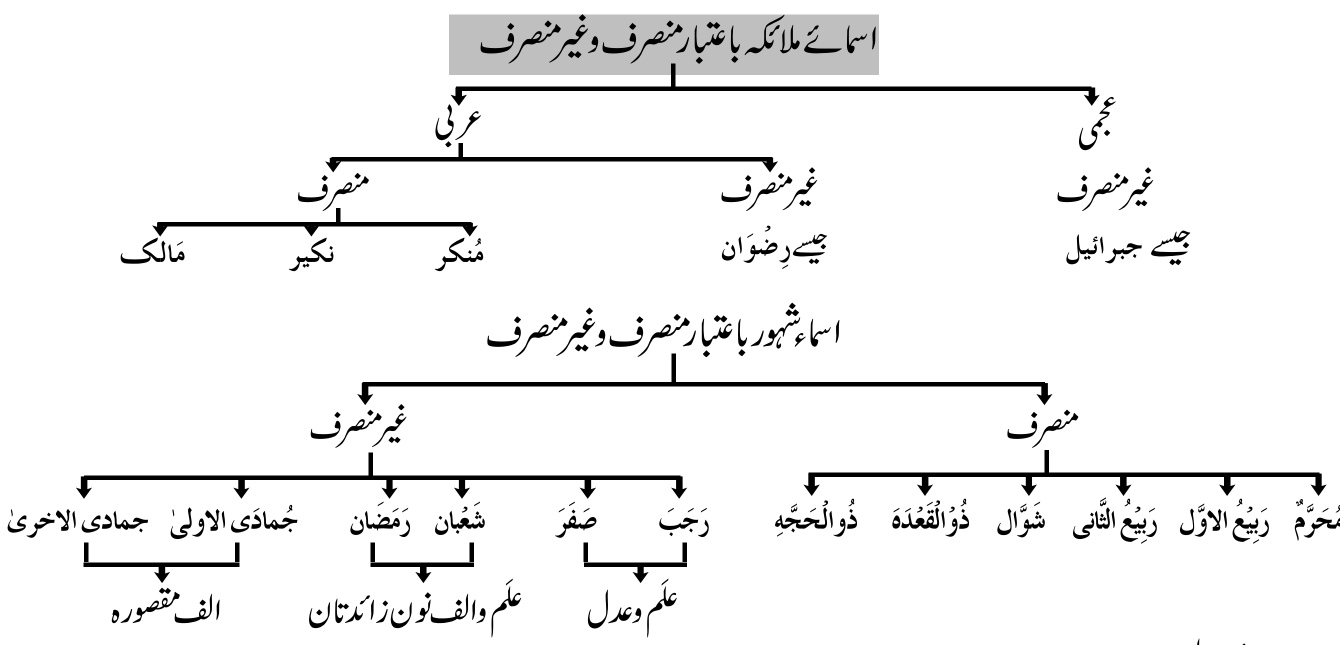
- ایک سبب عَلَم
  - علم سبب محض
    - وزن فعل وعَلَم: اَحْمَدُ
    - الف نون زائدتان وعَلَم: عُثْمَانُ، عِمْرَانُ
    - عدل وعَلَم: عُمَرُ
  - علم شرط
    - عُجمہ وعَلَم: اِبْرَاهِیْمُ
    - تانیث وعَلَم
      - تانیث بالتاء: عَائِشَةُ
      - تانیث معنوی: زَیْنَبُ
    - ترکیب وعَلَم: بَعْلَبَکَ
- ایک سبب وصف
  - وزن فعل ووصف: اَحْمَرُ
  - عدل ووصف: ثلث
  - الف نون زائدتان ووصف: سَکْرَانُ



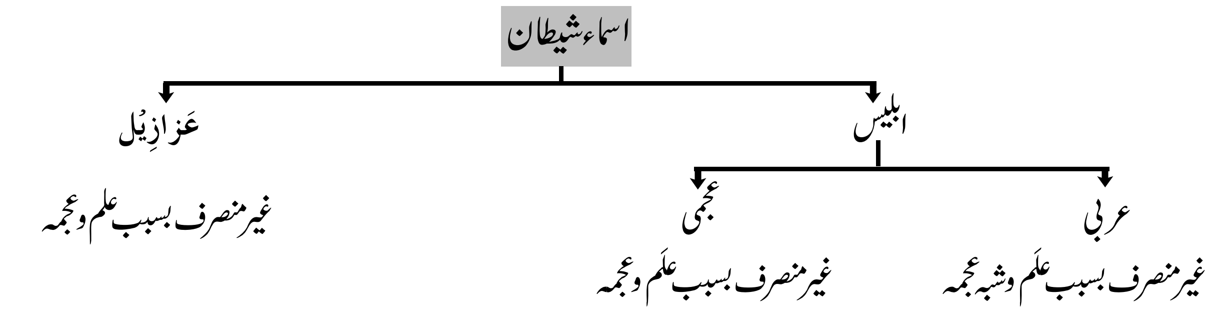
فائدہ: ان مذکورہ ناموں کے منصرف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ محمد ﷺ، صالح اور شعیب علیہما السلام کے اسماء مبارکہ میں اسباب منع صرف میں سے صرف ایک سبب یعنی علَم پایا جاتا ہے۔ اور نوح، ہود اور لوط علیہم السلام کے نام اس لیے منصرف ہیں کہ یہ تین حرفی ہیں اور ساکن الاوسط بھی ہیں، ان کے منصرف پڑھنے میں کوئی ثقل نہیں ہے۔ شعر

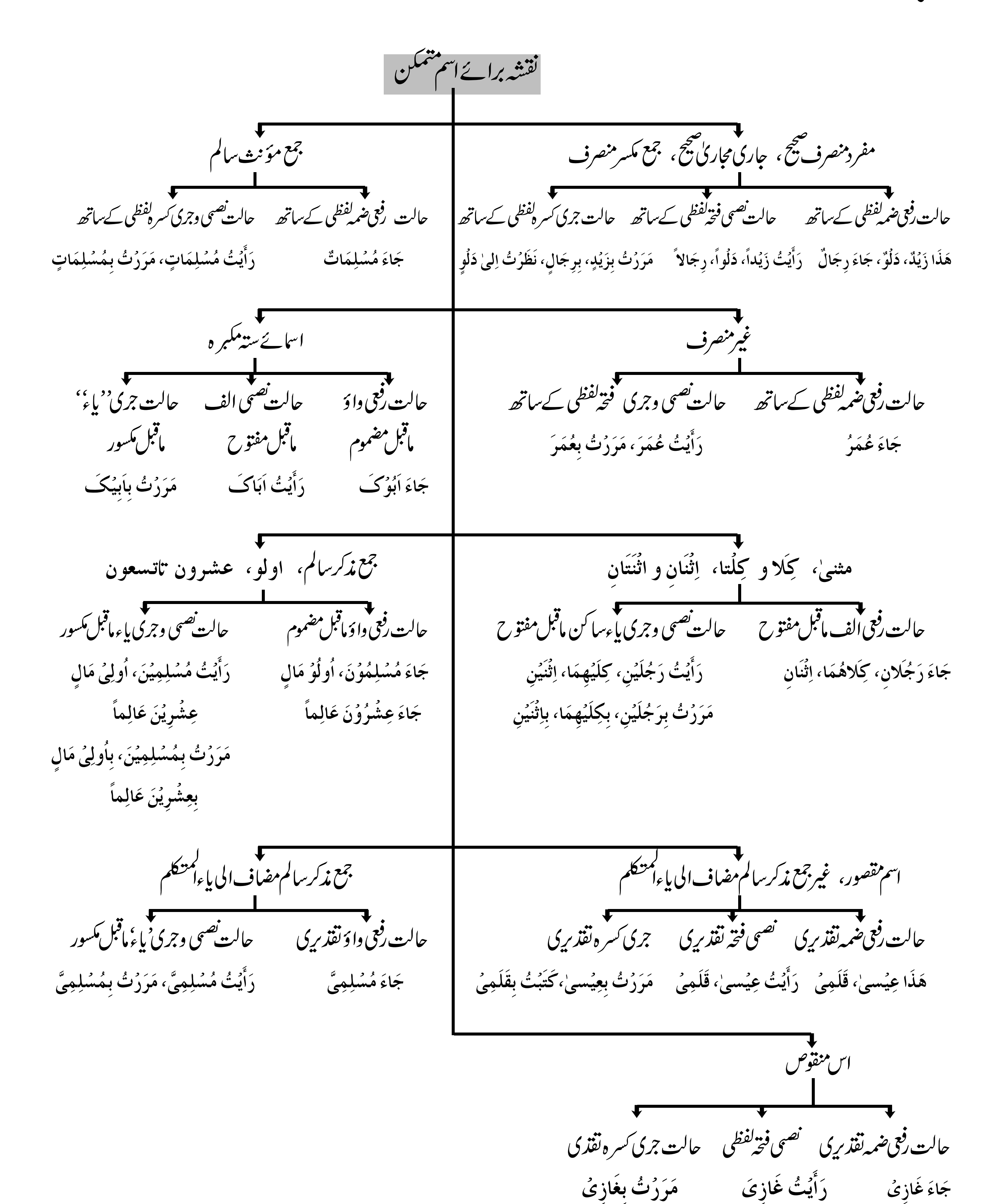
گرہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے — تاکدام است اے برادر نزد نحوی منصرف
صالح محمد ہود یا شعیب و نوح و لوط — منصرف داں دیگر باقی ہمہ لا ینصرف

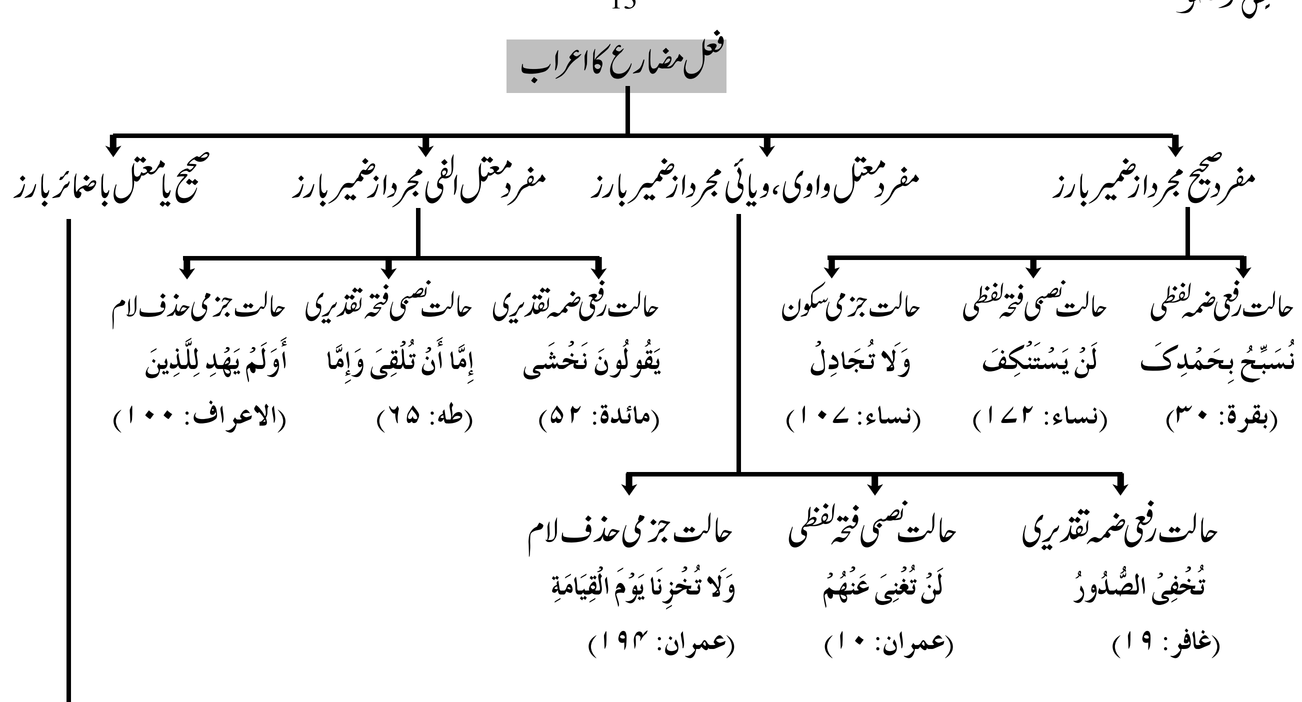
فائدہ: مذکورہ چھ ناموں سے مراد تحدید وتعیین نہیں ہے کہ بس یہی چھ نام ہی منصرف ہیں بلکہ جو ان کے ہم وزن ہوگا وہ بھی منصرف ہی ہوگا جیسے عُزَیْر بروزن شُعَیْب۔ اور شیث بروز نُوح یعنی شیث ساکن الاوسط ہونے میں نُوح کے وزن پر ہے۔
فائدہ: محمد، صالح، ہود اور شعیب علیہم السلام عربی ہیں اور نوح، لوط اور شیث علیہم السلام عجمی ہیں۔

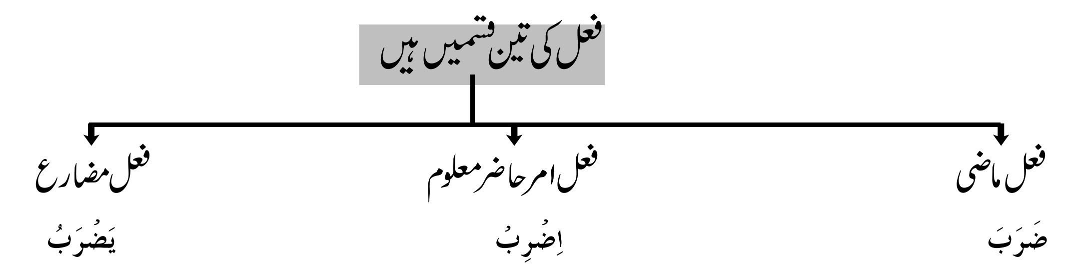


فائدہ: جمع منتہی الجموع اور الف مقصورہ یہ دونوں دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ جمع میں ایک جمعیت اور دوسرا لزوم جمعیت ہوتا ہے۔ الف مقصورہ میں ایک تانیث اور دوسرا لزوم تانیث ہوتا ہے۔




نقشہ برائے اسم متمکن
مفرد منصرف صحیح ، جاری مجاریٔ صحیح ، جمع مکسر منصرف
حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ
حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ
حالت جری کسرہ لفظی کے ساتھ
هٰذَا زَيْدٌ، دَلْوٌ، جَاءَ رِجَالٌ
رَأَيْتُ زَيْداً، دَلْواً، رِجَالاً
مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، بِرِجَالٍ، نَظَرْتُ اِلىٰ دَلْوٍ
جمع مؤنث سالم
حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ
حالت نصبی وجری کسرہ لفظی کے ساتھ
جَاءَ مُسْلِمَاتٌ
رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ
غیر منصرف
حالت رفعی ضمہ لفظی کے ساتھ
حالت نصبی وجری فتحہ لفظی کے ساتھ
جَاءَ عُمَرُ
رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ
اسمائے ستہ مکبرہ
حالت رفعی واؤ ماقبل مضموم
حالت نصبی الف ماقبل مفتوح
حالت جری ''یاء'' ماقبل مکسور
جَاءَ اَبُوْكَ
رَأَيْتُ اَبَاكَ
مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ
مثنیٰ، كِلَا و كِلْتَا، اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ
حالت رفعی الف ماقبل مفتوح
حالت نصبی وجری یاء ساکن ماقبل مفتوح
جَاءَ رَجُلَانِ، كِلَاهُمَا، اِثْنَانِ
رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، كِلَيْهِمَا، اِثْنَيْنِ
مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، بِكِلَيْهِمَا، بِاِثْنَيْنِ
جمع مذکر سالم، اولو، عشرون تا تسعون
حالت رفعی واؤ ماقبل مضموم
حالت نصبی وجری یاء ماقبل مکسور
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، اُولُوْ مَالٍ
جَاءَ عِشْرُوْنَ عَالِماً
رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، اُولِىْ مَالٍ
عِشْرِيْنَ عَالِماً
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ، بِاُولِىْ مَالٍ
بِعِشْرِيْنَ عَالِماً
اسم مقصور، غیر جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم
حالت رفعی ضمہ تقدیری
نصبی فتحہ تقدیری
جری کسرہ تقدیری
هٰذَا عِيْسىٰ، قَلَمِىْ
رَأَيْتُ عِيْسىٰ، قَلَمِىْ
مَرَرْتُ بِعِيْسىٰ، كَتَبْتُ بِقَلَمِىْ
جمع مذکر سالم مضاف الی یاء المتکلم
حالت رفعی واؤ تقدیری
حالت نصبی وجری 'یاء' ماقبل مکسور
جَاءَ مُسْلِمِىَّ
رَأَيْتُ مُسْلِمِىَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِىَّ
اسم منقوص
حالت رفعی ضمہ تقدیری
نصبی فتحہ لفظی
حالت جری کسرہ تقدیری
جَاءَ غَازِىْ
رَأَيْتُ غَازِىَ
مَرَرْتُ بِغَازِىْ





فائدہ: فعل ماضی اور امر حاضر معلوم یہ مبنی الاصل ہیں، ان کا کوئی اعراب نہیں۔ باقی فعل مضارع کے دو صیغے (جمع مؤنث غائب يَضْرِبْنَ اور جمع مؤنث حاضر تَضْرِبْنَ بھی مبنی ہیں۔ باقی رہ گئے بارہ (۱۲) صیغے ان کی دو قسمیں ہیں:

1۔ فعل مضارع کہ آخر میں ضمیر بارز، نون اعرابی نہ ہو۔ وہ پانچ صیغے ہیں:

(۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مؤنث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم

ان صیغوں میں (۱) مفرد صحیح، (۲) مفرد معتل واوی یا یائی، (۳) مفرد معتل الفی کا اعراب جاری ہوگا۔

2۔ فعل مضارع کے آخر میں ضمیر بارز اور نون اعرابی ہو۔ وہ سات صیغے ہیں:

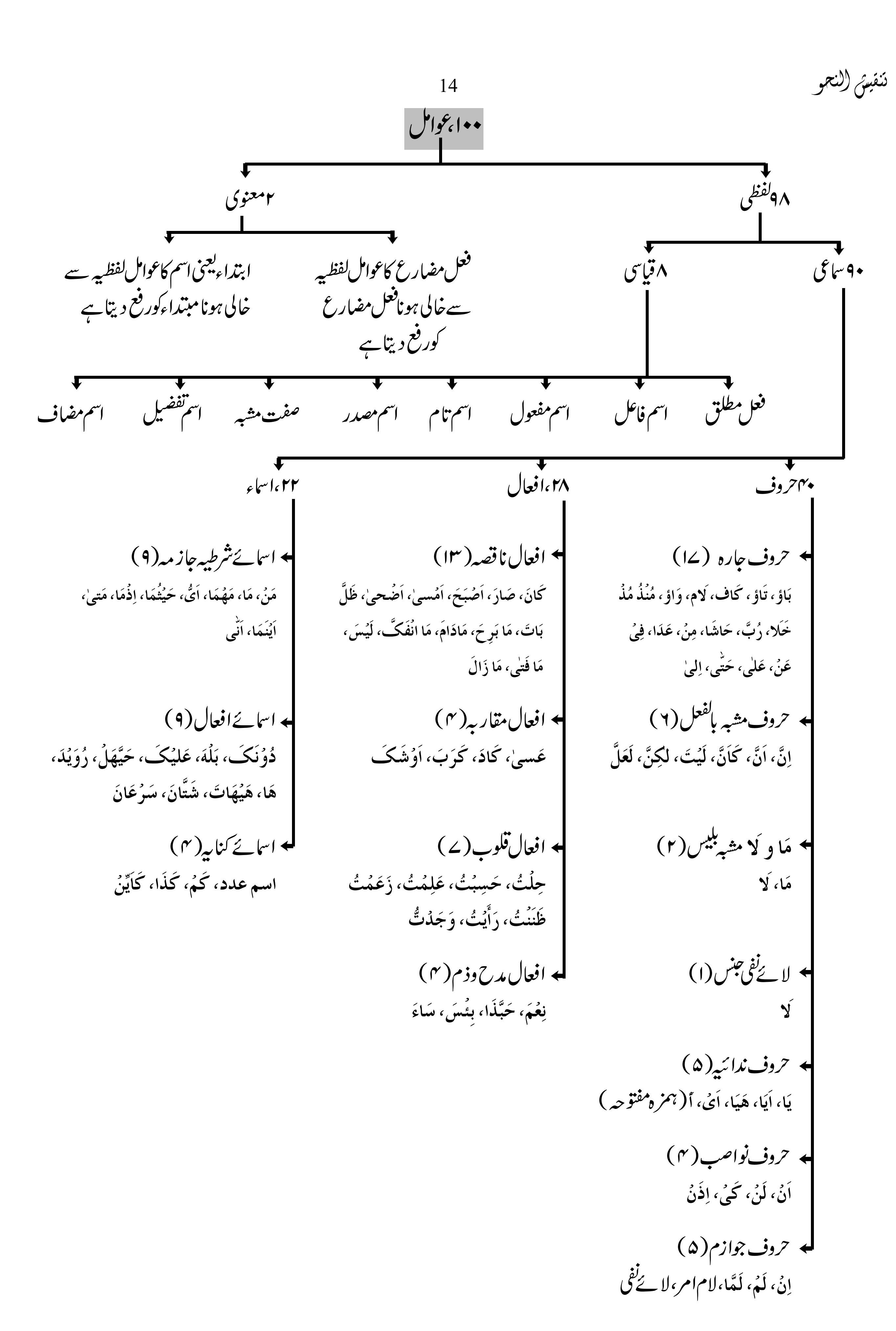
يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِيْنَ، تَضْرِبَانِ.

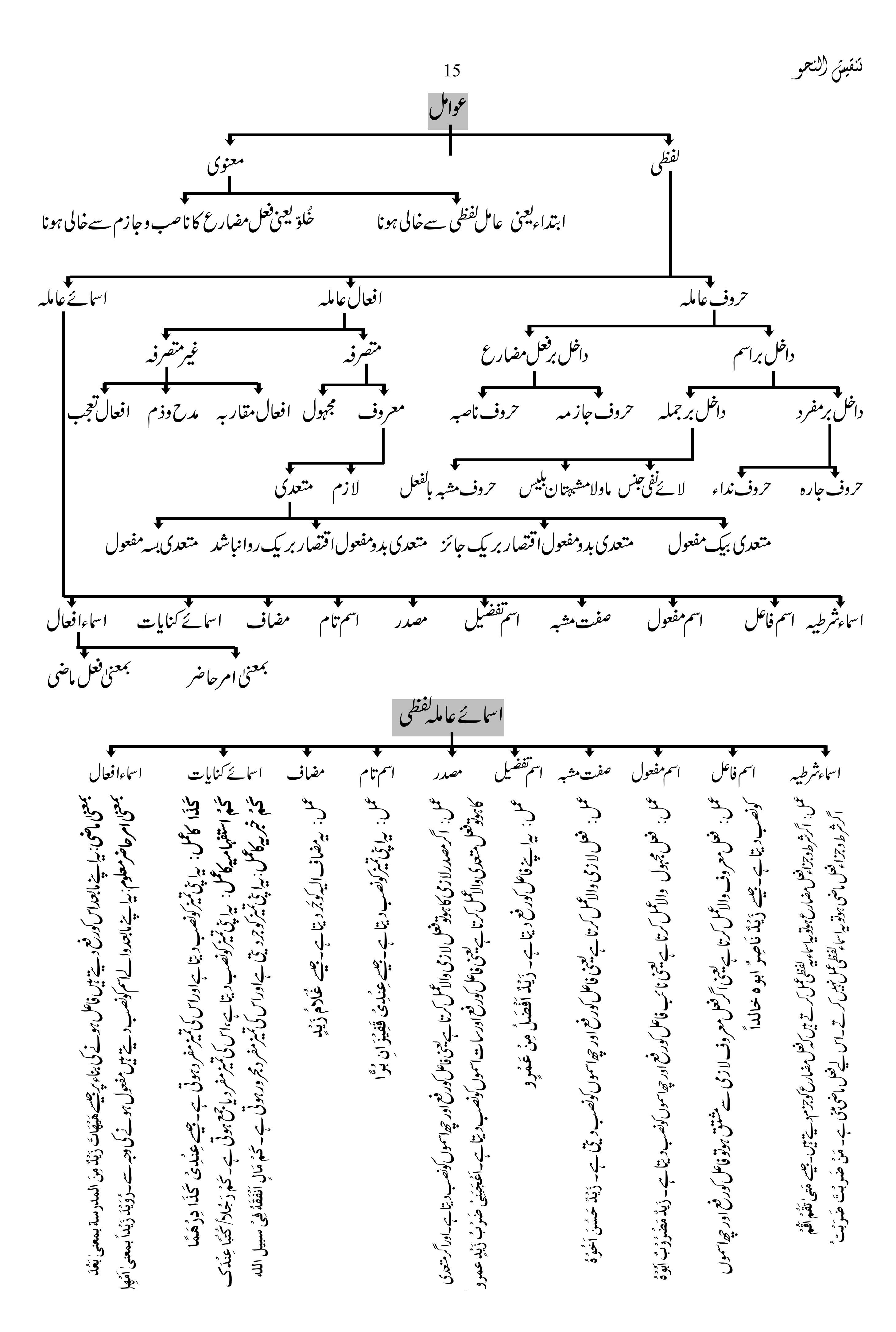
ان صیغوں میں چوتھی قسم (یعنی صحیح یا معتل با ضمائر بارزہ) کا اعراب جاری ہوگا۔

فائدہ: مضارع پر حالت نصب آنے کا مطلب یہ ہے کہ حروف ناصبہ میں سے کوئی عامل مضارع کے شروع میں ہو۔ حروف ناصبہ چار ہیں: اَنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ.

مضارع پر حالت جزم آنے کا مطلب یہ ہے کہ حروف جازمہ میں سے کوئی عامل مضارع کے شروع میں ہو۔

فعل مضارع کو جزم دینے والے عوامل کی دو قسمیں ہیں: (۱) صرف ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نہی۔ (۲) دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں: اِنْ، مَا، مَنْ، مَهْمَا، مَتٰى، حَيْثُمَا، اَيَّانَ، اِذْمَا، اَنّٰى.


۱۰۰، عوامل
۹۸ لفظی
۲ معنوی
فعل مضارع کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا فعل مضارع کو رفع دیتا ہے
ابتداء یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا مبتداء کو رفع دیتا ہے
۹۰ سماعی
۸ قیاسی
فعل مطلق
اسم فاعل
اسم مفعول
اسم تام
اسم مصدر
صفت مشبہ
اسم تفضیل
اسم مضاف
۴۰ حروف
۲۸، افعال
۲۲، اسماء
حروف جارہ (۱۷)
بَاؤ، تَاؤ، کَاف، لَام، وَاؤ، مُنْذُ مُذْ
خَلَا، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ
عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی
حروف مشبہ بالفعل (۶)
اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ
مَا و لَا مشبہ بلیس (۲)
مَا، لَا
لائے نفی جنس (۱)
لَا
حروف ندائیہ (۵)
یَا، اَیَا، هَیَا، اَیْ، اَ (ہمزہ مفتوحہ)
حروف نواصب (۴)
اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ
حروف جوازم (۵)
اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لام امر، لائے نفی
افعال ناقصہ (۱۳)
کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ
بَاتَ، مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مَا انْفَکَّ، لَیْسَ،
مَا فَتِیٔ، مَا زَالَ
افعال مقاربہ (۴)
عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَکَ
افعال قلوب (۷)
حِلْتُ، حَسِبْتُ، عَلِمْتُ، زَعَمْتُ
ظَنَنْتُ، رَاَیْتُ، وَجَدْتُّ
افعال مدح وذم (۴)
نِعْمَ، حَبَّذَا، بِئْسَ، سَاءَ
اسمائے شرطیہ جازمہ (۹)
مَنْ، مَا، مَهْمَا، اَیُّ، حَیْثُمَا، اِذْمَا، مَتٰی،
اَیْنَمَا، اَنّٰی
اسمائے افعال (۹)
دُوْنَکَ، بَلْهَ، عَلَیْکَ، حَیَّهَلْ، رُوَیْدَ،
هَا، هَیْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ
اسمائے کنایہ (۴)
اسم عدد، کَمْ، کَذَا، کَاَیِّنْ


عوامل
لفظی
معنوی
ابتداء یعنی عامل لفظی سے خالی ہونا
خُلوّ یعنی فعل مضارع کا ناصب وجازم سے خالی ہونا
حروف عاملہ
افعال عاملہ
اسمائے عاملہ
داخل براسم
داخل برفعل مضارع
متصرفہ
غیر متصرفہ
داخل برمفرد
داخل برجملہ
حروف جازمہ
حروف ناصبہ
معروف
مجہول
افعال مقاربہ
مدح وذم
افعال تعجب
حروف جارہ
حروف نداء
لائے نفی جنس
ماولامشبہتان بلیس
حروف مشبہ بالفعل
لازم
متعدی
متعدی بیک مفعول
متعدی بدومفعول اقتصار بریک جائز
متعدی بدومفعول اقتصار بریک روانباشد
متعدی بسہ مفعول
اسماءشرطیہ
اسم فاعل
اسم مفعول
صفت مشبہ
اسم تفضیل
مصدر
اسم تام
مضاف
اسمائے کنایات
اسماءافعال
بمعنیٰ امر حاضر
بمعنیٰ فعل ماضی
اسمائے عاملہ لفظی
اسماءشرطیہ
عمل: اگر شرط وجزاءفعل مضارع ہوتو یہ اسماء یہ لفظی عمل کرتے ہیں کہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔جیسے مَتیٰ تَقُمْ اَقُمْ
اگر شرط وجزاءفعل ماضی ہوتو یہ اسماء لفظی عمل نہیں کرتے۔اس لیے فعل ماضی مبنی ہے۔ مَنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ
اسم فاعل
عمل: فعل معروف والاعمل کرتا ہے یعنی اگر فعل معروف لازمی سے مشتق ہوتو فاعل کو رفع اور چھ اسموں کونصب دیتا ہے۔جیسے زَیْدٌ نَاصِرٌ ابوہ خالداً
اسم مفعول
عمل: فعل مجہول والاعمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔ زَیدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ
صفت مشبہ
عمل: فعل لازمی والاعمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب دیتی ہے۔ زَیْدٌ حَسَنٌ اَخُوْہُ
اسم تفضیل
عمل: یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو
مصدر
عمل: اگر مصدر لازمی کا ہوتو فعل لازمی والاعمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔اور اگر متعدی کا ہوتو فعل متعدی والاعمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عمروً
اسم تام
عمل: یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا
مضاف
عمل: یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔جیسے غُلَامُ زَیْدٍ
اسمائے کنایات
كَذَا کا عمل: یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے۔جیسے عِنْدِیْ كَذَا دِرْهَمًا
كَمْ استفہامیہ کا عمل: یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے، اس کی تمیز مفرد یا جمع ہوتی ہے۔ كَمْ رَجُلاً/كُتُبًا عِنْدَک
كَمْ خبریہ کا عمل: یہ اپنی تمیز کو جر دیتی ہے اور اس کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔ كَمْ مَالٍ اَنْفَقَهٗ فِیْ سبیل الله
اسماءافعال
بمعنیٰ ماضی: یہ اپنے مابعد اس کو رفع دیتے ہیں فاعل ہونے کی بناء پر جیسے هَيْهَاتَ زَیْدٌ مِنَ المدرسة بمعنیٰ بَعُدَ
بمعنیٰ امر حاضر معلوم: یہ اپنے مابعد والے اسم کو نصب دیتے ہیں مفعول ہونے کی وجہ سے۔رُوَیْدَ زَیْدًا بمعنیٰ اَمْهِلْ

افعال عاملہ

فعل معروف
- **لازمی**: جو فقط فاعل پر پورا ہو جائے
  - عمل: فاعل کو رفع اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔
  - جَلَسَ زَیْدٌ
  - وہ چھ اسم یہ ہیں: مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز
- **متعدی**: فعل متعدی مفعول بہ کا تقاضا کرتا ہے
  - **متعدی بیک مفعول**: نَصَرَ زَیْدٌ بَکْراً
  - **متعدی بدو مفعول**: جس میں ایک مفعول پر اکتفاء درست ہو اَعْطَیْتُ زَیْداً دِرْھَماً۔ اور اَعْطَیْتُ دِرْھَماً کہنا بھی درست ہے۔
  - **متعدی بدو مفعول**: جس میں ایک مفعول پر اکتفاء درست نہ ہو علمتُ زَیْداً فَاضِلاً۔ اس میں علمتُ زَیْداً کہنا جائز نہ ہوگا۔
    - وہ افعال یہ ہیں: عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُّ، حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ، زَعَمْتُ، خِلْتُ
  - **متعدی بسہ مفعول**: جس کو تین مفعولوں کی ضرورت ہو اَعْلَمْتُ زَیْداً عَمْرواً صَالِحاً
    - ایسے افعال سات ہیں: اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَاَ، نَبَّاَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، حَدَّثَ

فعل مجہول
عمل: فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع اور باقی سات اسموں کو نصب دیتا ہے
ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ

افعال ناقصہ
عمل: اسم مرفوع خبر منصوب
کَانَ اللّٰہُ عَلِیْماً

افعال مقاربہ، شروع، رجاء
عمل: اسم مرفوع خبر منصوب
کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
جَعَلَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ
عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ

افعال مدح وذم
عمل: اسم جنس کو رفع دیتے ہیں جو ان کا فاعل ہوتا ہے اور مخصوص بالمدح والذم مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتے ہیں
نِعْمَ (فعل) الرَّجُلُ (فاعل) زَیْدٌ (مبتداء مؤخر)

فعل تعجب
عمل: یہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں
فعل تعجب کے دو وزن ہیں:
- مَا اَفْعَلَہٗ: مَا اَحْسَنَ زَیْداً
- اَفْعِلْ بِہٖ: اَحْسِنْ بِزَیْدٍ

افعال مدح وذم اور ان کا طریقہ استعمال وترکیب

افعال مدح وذم یہ ہیں: حَبَّذَا، نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ

افعال مدح وذم کا طریقہ استعمال: ان کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فعل مدح یا ذم اس کے بعد ان کا فاعل، اس کے بعد وہ چیز جس کی تعریف یا مذمت مقصود ہو۔ یہ اسم جنس کو رفع دیتے ہیں جو ان کا فاعل ہوتا ہے۔

فاعل کی تفصیل یہ ہے: حَبَّذَا: اس کا فاعل ہمیشہ اسم اشارہ ''ذَا'' ہوتا ہے۔ جیسے حَبَّذَا بَکْرٌ

ترکیب: 'حَبَّ' فعل 'ذَا' اسم اشارہ 'حَبَّ' فعل کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم برائے مبتداء مؤخر، بَکْرٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنے خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

باقی تینوں افعال یعنی نِعْمَ، بِئْسَ، سَآءَ کا فاعل معرف باللام ہو یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو یا ان کا فاعل ضمیر مستتر ہو اور ضمیر کا مرجع مذکور نہ ہونے کی وجہ سے ضمیر مبہم ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو۔

(۱)ان کا فاعل معرف باللام ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

ترکیب: نِعْمَ فعل مدح، الرَّجُلُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲)ان کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ

ترکیب: نِعْمَ فعل مدح، صَاحِبُ مضاف، الْقَوْمِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۳)فاعل ضمیر مستتر مبہم ہو......الخ۔ جیسے بِئْسَ رَجُلاً زَیْدٌ

ترکیب: بِئْسَ فعل ذم، هُوَ ضمیر مستتر ممیّز، رَجُلاً تمیز، ممیّز تمیز مل کر فاعل ہوا فعل ذم کے لیے، فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالذم مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

افعال تعجب اور ان کی ترکیب

وزن اول فعل تعجب:......(۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْداً

ترکیب: 'مَا' میں تین احتمال ہیں......(۱)استفہامیہ (۲)موصوفہ (۳)موصولہ

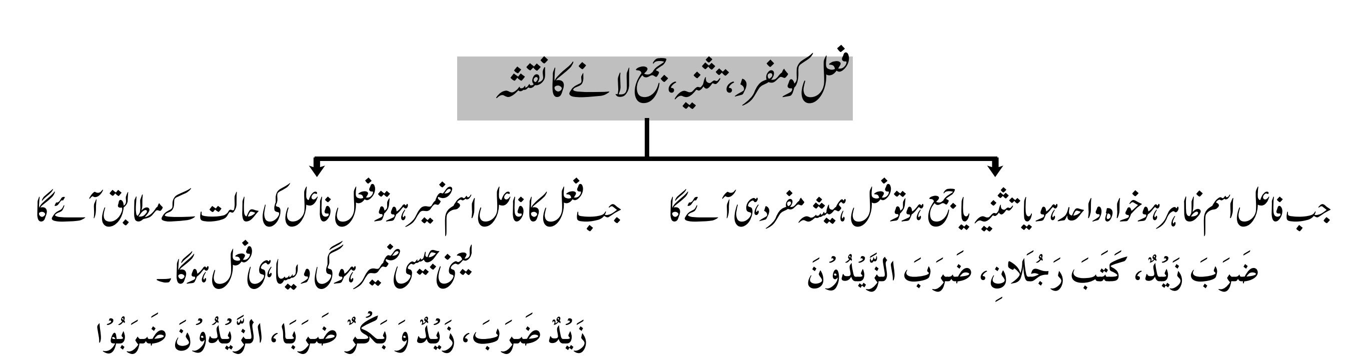
(۱)'مَا' استفہامیہ بمعنیٰ اَیُّ شَیْئٍ. اس صورت میں عبارت یوں گی اَیُّ شَیْئٍ اَحْسَنَ زَیْداً ....ترکیب: اَیُّ مضاف، شَیْئٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، اَحْسَنَ فعل، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، زَیْداً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

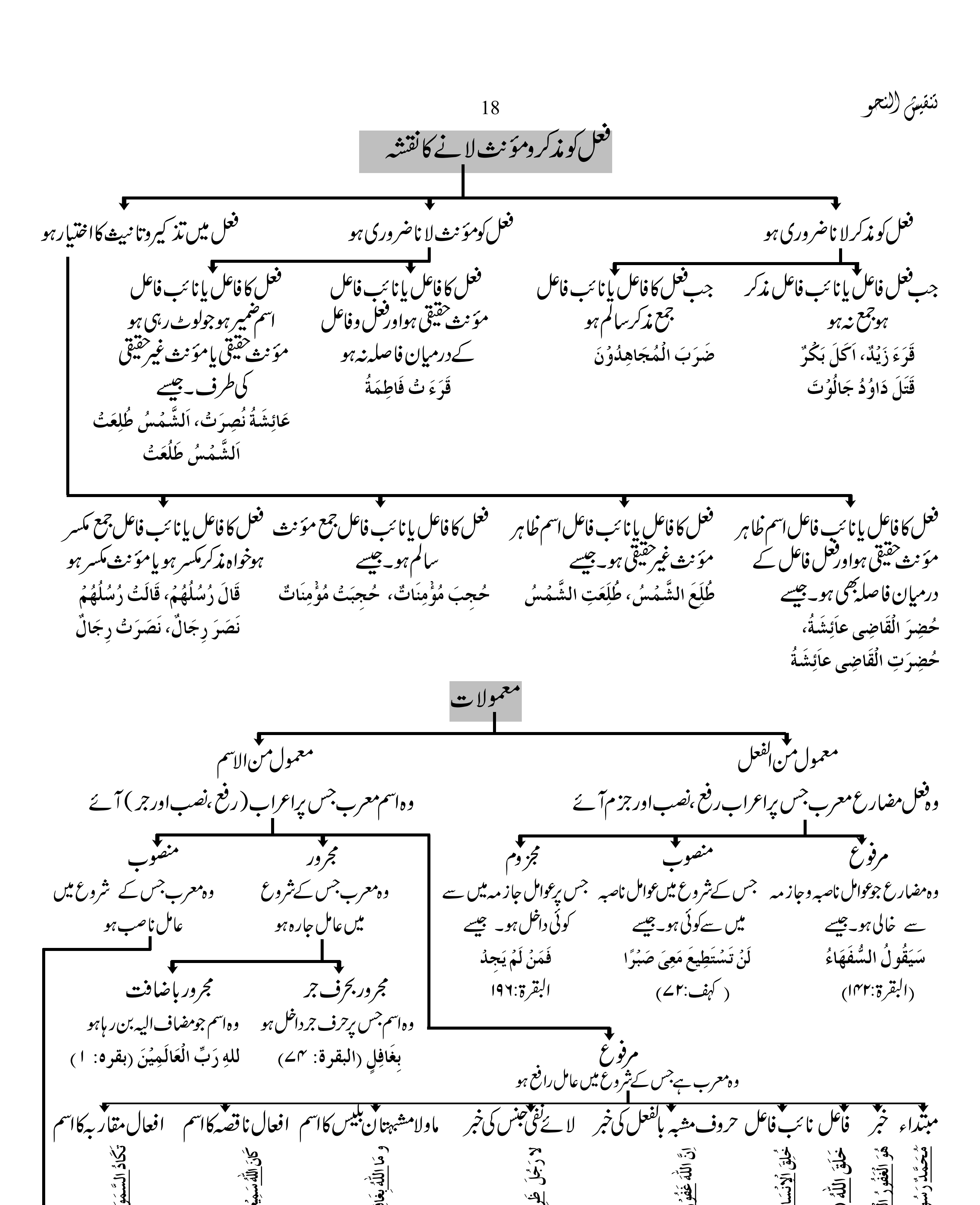
(۲)'مَا' موصوفہ بمعنیٰ شَیْئٌ. شَیْئٌ موصوف، کے لیے صفت عَظِیْمٌ محذوف ہوگی۔ اس صورت میں عبارت یوں ہے: شَیْئٌ عَظِیْمٌ اَحْسَنَ زَیْداً (کسی بڑی چیز نے زید کو حسن والا کر دیا!!!)

(۳)'مَا' موصولہ بمعنیٰ اَلَّذِیْ. پورا جملہ موصول صلہ ہو کر مبتداء، اور شَیْئٌ عَظِیْمٌ خبر محذوف۔ اصل عبارت اس طرح ہے: اَلَّذِیْ اَحْسَنَ زَیْداً شَیْئٌ عَظِیْمٌ (وہ چیز جس نے زید کو حسین کر دیا کوئی بڑی چیز ہے!!!)

وزن ثانی: اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِعَمْرٍو.

ترکیب: اَحْسِنْ صیغہ امر مخاطب بمعنیٰ اَحْسَنَ فعل ماضی، باء زائدہ، عَمْرٍو لفظاً مجرور محلاً مرفوع فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔





- مفعول بہ: جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ (بقره:۲
- مفعول لہ: لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا (بقره:۱
- مفعول معہ: فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَائَكُم
- مفعول مطلق: وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا (عادیات
- مفعول فیہ: يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ
- حال: وَ السَّمَاءَ بِنَاءً (بقره:۲۲
- تمیز: رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
- حروف مشبہ بالفعل کا اسم: اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِيْزٌ (مجادلہ
- لائے نفی جنس کا اسم: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ (یوسف:۹۲)
- افعال مقاربہ کی خبر: مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (بقره:۷۱)
- افعال ناقصہ کی خبر: كُوْنُوْا حِجَارَةً (اسراء:۵۰
- ما و لا مشبہتان بلیس کی خبر: وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ (بقره:
- مستثنیٰ: فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ (کہف:۵۰)



- مبتداء اگر دعا، بددعا یا تعجب کے لیے ہو — سَلَامٌ عَلَیْکُمْ
- مبتداء جب عموم پر دلالت کرے — کُلٌّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ
- مبتداء جب تنوع پر دلالت کرے — یَوْمٌ لَکَ، و یَوْمٌ عَلَیْکَ
- مبتداء خرق عادت سے تعلق رکھتا ہو — شَجَرَةٌ سَجَدَتْ

فائدہ: مبتداء اور خبر کے عامل رافع ہونے کے بارے میں راجح قول: بصریین کے نزدیک مبتداء ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے جبکہ خبر کا عامل مبتداء ہے۔

قاعدہ: مبتداء اور خبر کے اندر افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر وتانیث کے اعتبار سے مطابقت ضروری ہے۔

خبر

خبر وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند بہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، "قَائِمٌ" مسند بہ ہے۔

مبتداء کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہے

- خبر فعل ہو — زَیْدٌ قَائِمٌ
- مبتداء وخبر دونوں معرفہ ہوں — اَللّٰهُ رَبُّنَا
- خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو — وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
- مبتداء استفہام یا شرط ہو — مَنْ اَبُوْکَ؟ مَنْ فِیْ الدَّار

خبر کو مبتداء پر مقدم کرنا واجب ہے

- خبر مفرد صدر کلام کو چاہتی ہو — اَیْنَ زَیْدٌ (خبر)
- مبتداء نکرہ ہو — فِیْ الدَّارِ رَجُلٌ (خبر، مبتداء)
- مبتداء اَنَّ مع اسم وخبر کے ہو — عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ (خبر، مبتداء)
- مبتداء میں ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹتی ہو — اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد: ۲۴) (خبر، مبتداء)

خبر کو حذف کرنا واجب ہے

- مبتداء لَوْلَا کے بعد واقع ہو اور خبر افعال عامہ میں سے ہو
  لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ
  اصل عبارت
  لَوْلَا عَلِیٌّ مَوْجُوْدٌ لَهَلَکَ عُمَرُ
- مبتداء مقسم بہ ہو اور خبر قسم ہو
  لَعَمْرُکَ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا
  اصل عبارت
  لَعَمْرُکَ قسمی
- مبتداء مصدر ہو اور اس کی نسبت چاہے فاعل کی طرف ہو یا مفعول یا دونوں کی طرف اور اس کے بعد حال یا مبتداء یا اسم تفضیل کی طرف ہو
  ضَرْبِیْ زَیْداً قَائِماً
  ضَرْبِیْ زَیْداً حَاصِلٌ اِذَا کَانَ قَائِماً
- مبتداء کی خبر مقارنت کے معنیٰ کو مشتمل ہو اور اس پر ایسی واؤ کے ذریعہ عطف کیا گیا ہو جو مَعَ کے معنیٰ میں ہو
  کُلُّ رَجُلٍ وَ ضَیْعَتُهٗ
  اصل عبارت
  کُلُّ رَجُلٍ مَقْرُوْنٌ مَعَ ضَیْعَتِهٖ

فائدہ: افعال عامہ چار ہیں: شعرہ: افعال عموم نزد ارباب عقول ...... کون است وثبوت است و وجود است وحصول

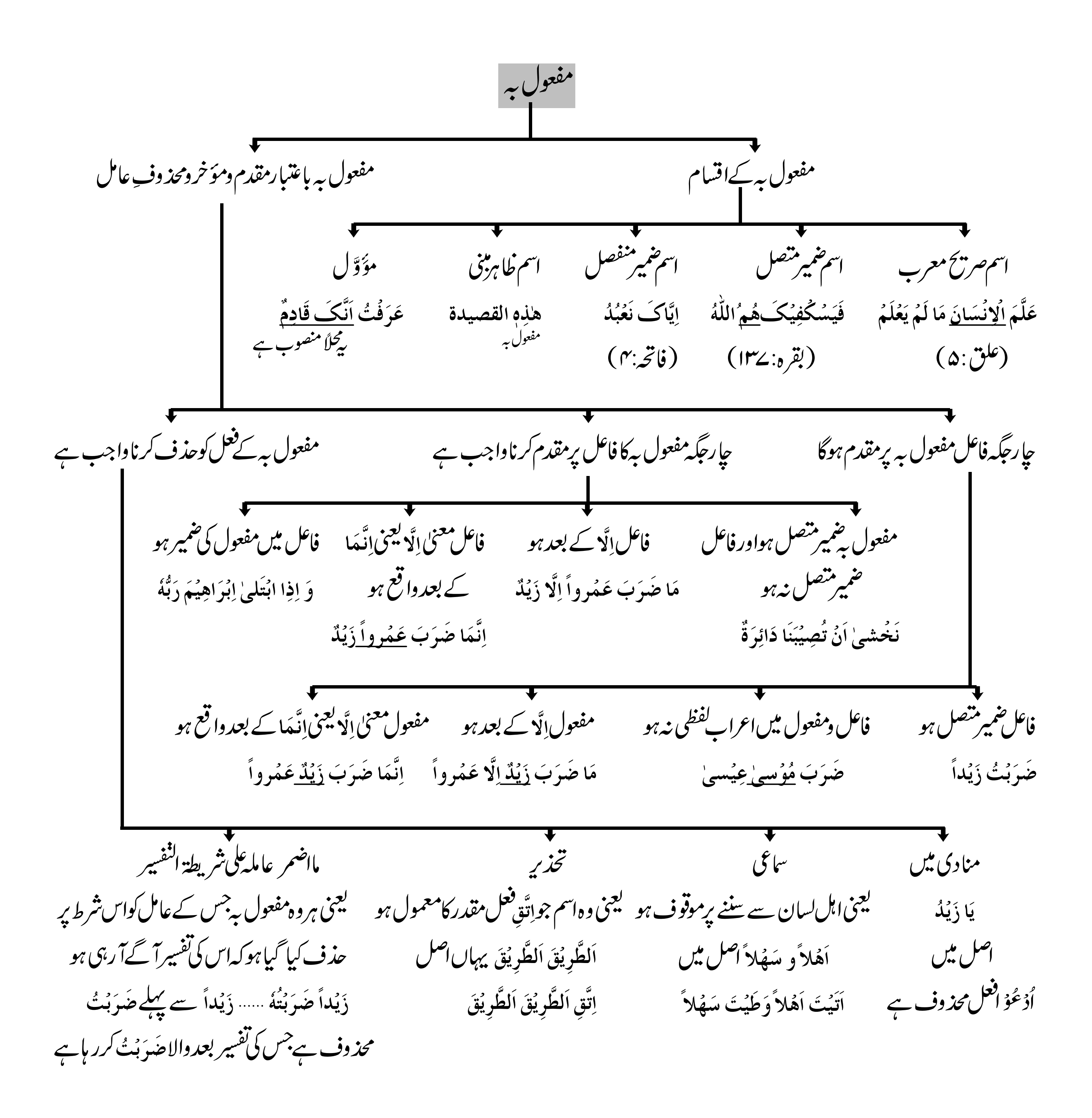
فائدہ: مبتداءاور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

قول نمبرایک دونوں کا عامل معنوی ہوتا ہے یعنی دونوں عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مبتداء کا عامل ابتداء ہے اور خبر کا عامل مبتداء ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ مبتداء کا عامل خبر ہے اور خبر کا عامل مبتدا ہے۔

فائدہ: خبر میں اصل یہ ہے کہ نکرہ اور مشتق ہو اور کبھی کبھی جامد بھی ہوتی ہے جیسے هٰذَا کَاْسٌ





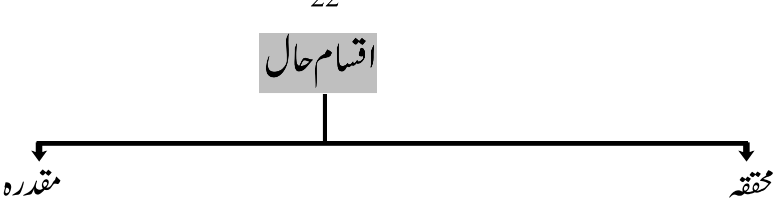
حال

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِباً

- مفرد ہوگا
- جملہ ہوگا
  - جملہ اسمیہ ہوگا
    اس وقت دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے: (۱) واوٗ، (۲) عائد کا ہونا
    رَاَیْتُ الْقَارِیَ وَ هُوَ رَاکِبٌ
  - جملہ فعلیہ ہوگا
    - فعل مضارع ہوگا
      - فعل مضارع مثبت ہوگا
        اس وقت اس میں عائد کا ہونا ضروری ہے
        جَاءَ زَیْدٌ یَسْرَعُ
      - فعل مضارع منفی ہوگا
        اس وقت اس میں واو اور عائد ضروری ہے
        اَکَلَ عَمْرٌو وَ مَا یَاْکُلُ غُلَامُهٗ
    - فعل ماضی ہوگا
      - فعل ماضی مثبت ہوگا
        اس وقت اس میں حرف 'قد' اور عائد ضروری ہے
        جَاءَ الْغَازِیْ قَدْ رَکِبَ غُلَامُهٗ
      - فعل ماضی منفی ہوگا
        اس وقت اس میں 'واؤ' اور عائد کا ہونا ضروری ہے
        جَاءَ حَاکِمٌ وَ مَا ضَرَبَ غُلَامُهٗ

فائدہ: (۱) لفظ حال عربی زبان میں مذکر ومؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حال حسن، حال حسنۃ۔

(۲) حال کی پہچان یہ ہے کہ اس کے معنیٰ میں لفظ (اس حالت یا اس حال یا درانحالیکہ) آتا ہے۔ اور یہ کس حالت "یا" کس حال میں آتا ہے۔



اقسام حال

محققہ

وہ ہے کہ فعل کے وقوع وصدور کا زمانہ ایک ہو جیسے جاءَ زَیْدٌ رَاکِباً

- متنقلہ: وہ حال ہے جو اپنے ذوالحال سے جدا ہوتا ہے۔ جیسے جاءَ زَیْدٌ رَاکِباً
- مؤکدہ: وہ ہے جو اکثر اوقات میں اپنے ذوالحال سے جدا نہیں ہوتا جیسے زَیْدٌ اَبُوْکَ عطوفاً (مہربانی اکثر اوقات باپ سے جدا نہیں ہوتی)
- دائمہ: وہ ہے جو اپنے ذوالحال سے کبھی جدا نہیں ہوتا جیسے کَفیٰ بِاللّٰہِ شَھِیْداً
- متداخلہ: وہ حال ہے جس حال سے دوسرا حال واقع ہو جائے جیسے جَاءَ نِیْ عُمَرُ رَاکِباً ضَاحِکاً۔ (ضَاحِکاً، رَاکِباً کے ضمیر سے حال ہے)
- مطلوبہ: وہ حال ہے جس کے ذوالحال کی طلب مقصود ہو جیسے یَا زَیْدُ ضَاحِکاً
- معنویہ: وہ ہے جس کا ذوالحال معنوی ہو جیسے ھٰذَا زَیْدٌ قَائِماً

مقدرہ

وہ ہے کہ فعل کے صدور و وقوع کا زمانہ ایک نہ ہو جیسے فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ

تمیز

وہ ہے جو کسی مبہم چیز سے ابہام کو دور کرے

تمیز المفرد

وہ ہے کہ جس کا ممیّز لفظ مفرد ہو

- مقادیر میں تمیز واقع ہو
  - کیل سے: عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرّاً
  - مسافت سے: ما فی السماء قدر راحةٍ سحاباً
  - وزن سے: عندی صَاعٌ تمرًا
  - عدد سے: عندی عشرون قلماً
- مشابہ مقادیر سے تفصیل واقع ہو: مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ (الزلزال:۷)
- تمیز کی اصل سے تمیز واقع ہو: قَلَمٌ خَشباً
- تمیز عدد مخصوص کے بعد واقع ہو: إِنِّی رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (یوسف:۴)

تمیز الجملہ

وہ ہے کہ جو اس ابہام کو دور کرے جو جملہ کے طرفوں میں عام ہو

منقول

- اصل معنیٰ میں فاعل ہو: وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ای شیبُ الراس (مریم:۴)
- اصل معنیٰ میں مفعول ہو: وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا ای عیون الارض (قمر:۱۲)
- اصل معنیٰ میں مبتداء ہو: أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ای مالی اکثر (کہف:۳۴)
- فعل تعجب کے بعد واقع ہو: اَکْرَم بالشافعی قدرةً

غیر منقول

للهِ دَرُّهُ فَارِساً اَو رَاکِباً

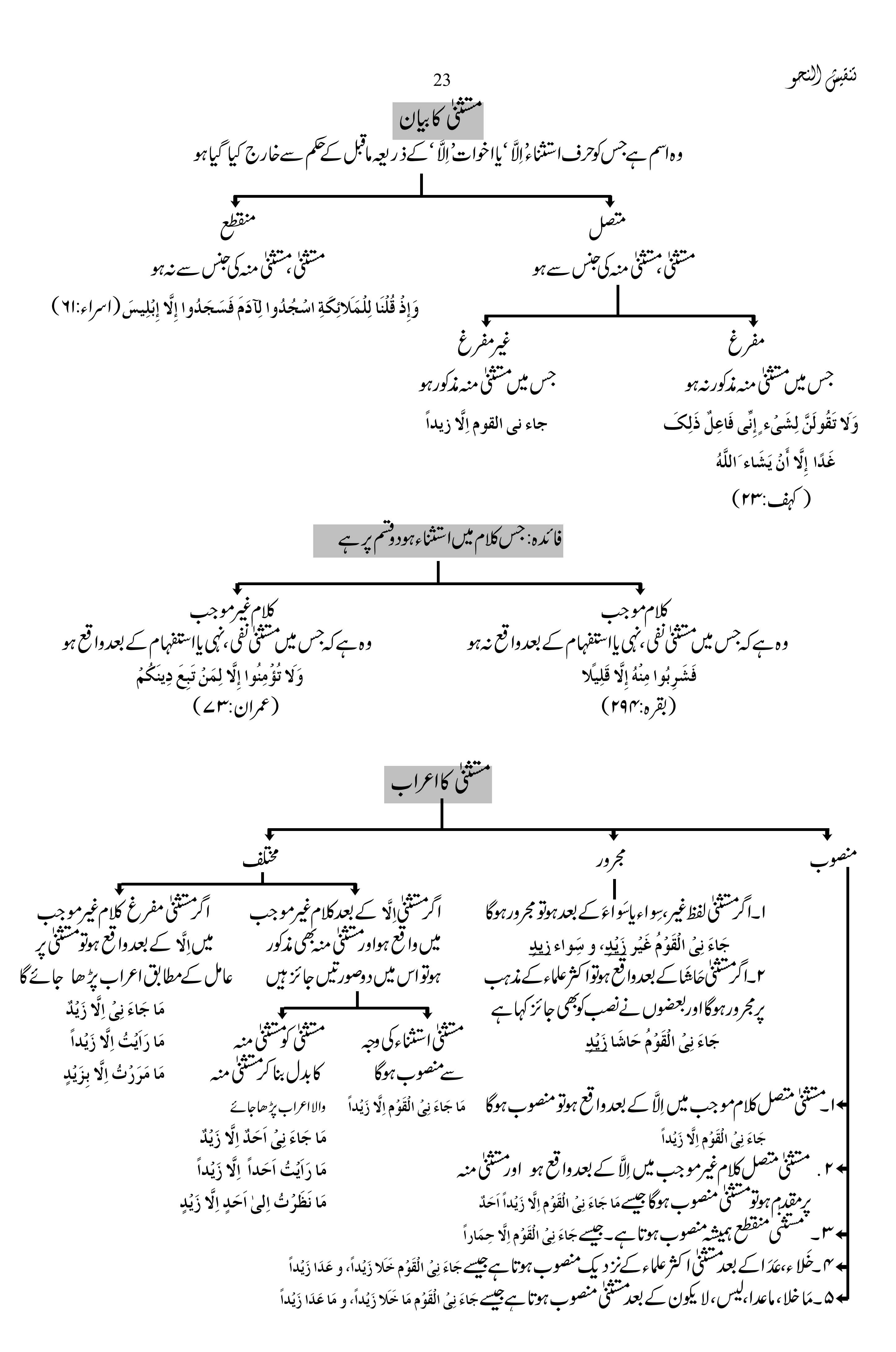
فائدہ: تمیز کی پہچان یہ کہ اس کے اردو ترجمہ میں لفظ ''باعتبار''، ''ازروئے''، ''اس حیثیت سے'' آتا ہے۔

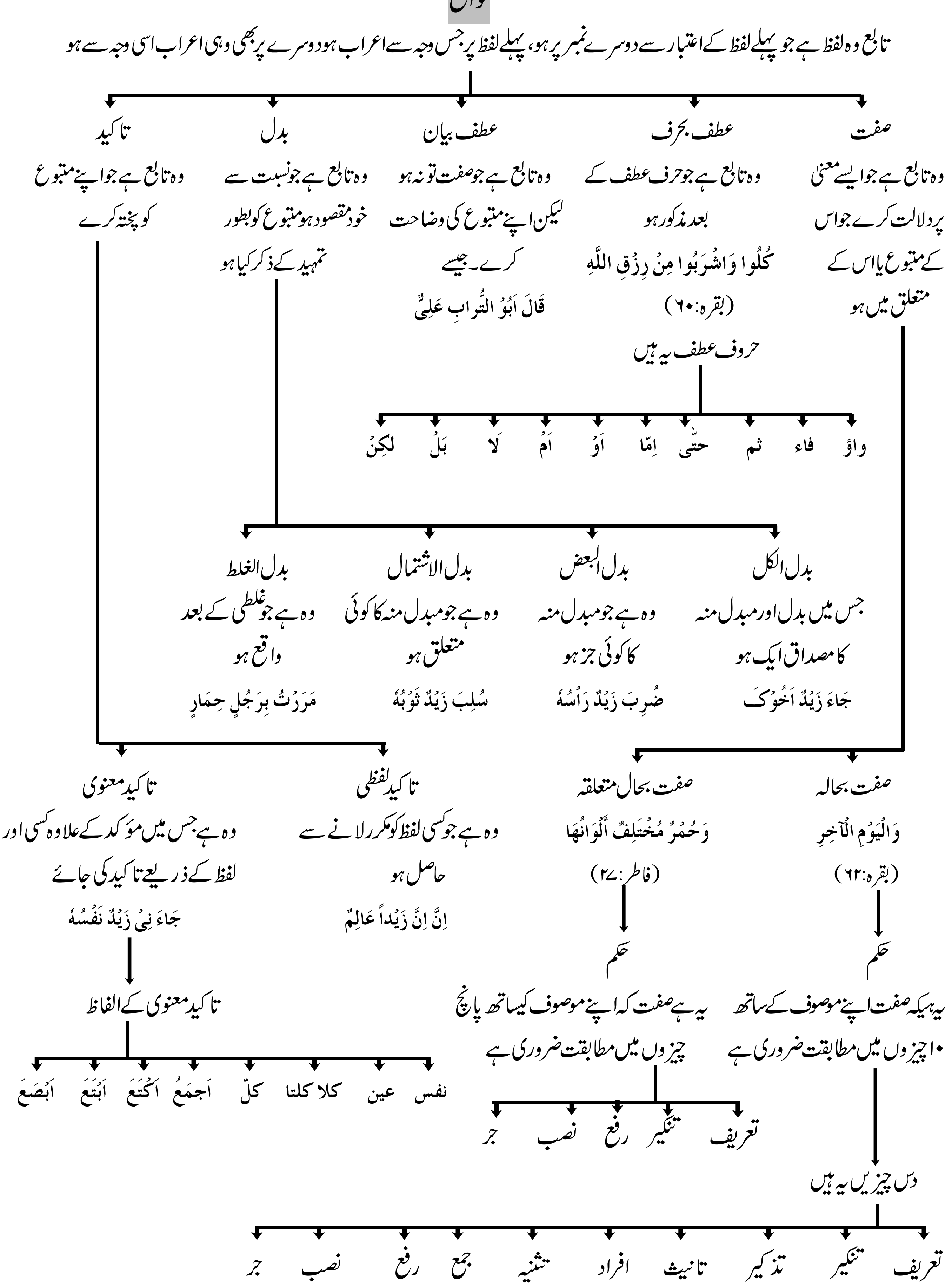
فائدہ: کبھی غیر مقدار سے بھی تمیز آتی ہے جیسے ھذا خاتمٌ حدیداً

فائدہ: اصل تمیز یہ ہے کہ وہ اسم جامد ہو اور کبھی کبھی اسم مشتق بھی آتی ہے بشرطیکہ تمیز قائم مقام موصوف ہو جیسے للهِ دَرُّهُ عَالِماً ای رَجُلاً عَالِماً

فائدہ: تمیز اپنے فاعل سے مقدم کرنا جائز نہیں۔ البتہ عامل اور اس کے مرفوع کے درمیان ذکر کرنا جائز ہے طَابَ نَفْساً سلیم.

فائدہ: وزن، مسافت، اور کیل کی تمیز کو اضافت یا مِنْ کی وجہ سے جر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے قَصْبَةٌ مِنْ اَرْضٍ. اِشْتَرَیْتُ رطل مسکٍ


مستثنیٰ کا بیان
وہ اسم ہے جس کو حرف استثناء ' اِلَّا ' یا اخوات ' اِلَّا ' کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہو
متصل
مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو
منقطع
مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِکَۃِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلِیسَ (اسراء:۶۱)
مفرغ
جس میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو
وَلَا تَقُولَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِکَ
غَدًا اِلَّا اَنْ یَشَاءَ اللّٰہُ
(کہف:۲۳)
غیر مفرغ
جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو
جاء نی القوم اِلَّا زیداً
فائدہ: جس کلام میں استثناء ہو دو قسم پر ہے
کلام موجب
وہ ہے کہ جس میں مستثنیٰ نفی، نہی یا استفہام کے بعد واقع نہ ہو
فَشَرِبُوا مِنْہُ اِلَّا قَلِیلًا
(بقرہ:۲۹۴)
کلام غیر موجب
وہ ہے کہ جس میں مستثنیٰ نفی، نہی یا استفہام کے بعد واقع ہو
وَلَا تُؤْمِنُوا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِینَکُمْ
(عمران:۷۳)
مستثنیٰ کا اعراب
منصوب
مجرور
مختلف
۱۔ اگر مستثنیٰ لفظ غیر، سِواء یا سَواء کے بعد ہو تو مجرور ہوگا
جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ، و سِواء زیدٍ
۲۔ اگر مستثنیٰ حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے مذہب پر مجرور ہوگا اور بعضوں نے نصب کو بھی جائز کہا ہے
جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ
اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں
مستثنیٰ استثناء کی وجہ سے منصوب ہوگا
مَا جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً
مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کا بدل بنا کر مستثنیٰ منہ والا اعراب پڑھا جائے
مَا جَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ
مَا رَاَیْتُ اَحَداً اِلَّا زَیْداً
مَا نَظَرْتُ اِلیٰ اَحَدٍ اِلَّا زَیْدٍ
اگر مستثنیٰ مفرغ کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ پر عامل کے مطابق اعراب پڑھا جائے گا
مَا جَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ
مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْداً
مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ
۱۔ مستثنیٰ متصل کلام موجب میں اِلَّا کے بعد واقع ہو تو منصوب ہوگا
جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً
۲۔ مستثنیٰ متصل کلام غیر موجب میں اِلَّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے مَا جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْداً اَحَدٌ
۳۔ مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَاراً
۴۔ خَلا، عَدَا کے بعد مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ خَلا زَیْداً، و عَدَا زَیْداً
۵۔ مَا خلا، ماعدا، لیس، لا یکون کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ مَا خَلا زَیْداً، و مَا عَدَا زَیْداً


توابع
تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہو، پہلے لفظ پر جس وجہ سے اعراب ہو دوسرے پر بھی وہی اعراب اسی وجہ سے ہو
صفت
وہ تابع ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو اس کے متبوع یا اس کے متعلق میں ہو
عطف بحرف
وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد مذکور ہو
كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ
(بقرہ:٦٠)
حروف عطف یہ ہیں
واؤ
فاء
ثم
حتّٰی
اِمّا
اَوْ
اَمْ
لَا
بَلْ
لٰكِنْ
عطف بیان
وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن اپنے متبوع کی وضاحت کرے۔ جیسے
قَالَ اَبُوْ التُّرابِ عَلِيٌّ
بدل
وہ تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو متبوع کو بطور تمہید کے ذکر کیا ہو
تاکید
وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو پختہ کرے
بدل الکل
جس میں بدل اور مبدل منہ کا مصداق ایک ہو
جَاءَ زَيْدٌ اَخُوكَ
بدل البعض
وہ ہے جو مبدل منہ کا کوئی جز ہو
ضُرِبَ زَيْدٌ رَاْسُهٗ
بدل الاشتمال
وہ ہے جو مبدل منہ کا کوئی متعلق ہو
سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ
بدل الغلط
وہ ہے جو غلطی کے بعد واقع ہو
مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ
صفت بحالہ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
(بقرہ:٦٢)
حکم
یہ ہیکہ صفت اپنے موصوف کے ساتھ ١٠ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے
دس چیزیں یہ ہیں
تعریف
تنکیر
تذکیر
تانیث
افراد
تثنیہ
جمع
رفع
نصب
جر
صفت بحال متعلقہ
وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا
(فاطر:٢٧)
حکم
یہ ہے صفت کہ اپنے موصوف کیساتھ پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے
تعریف
تنکیر
رفع
نصب
جر
تاکید لفظی
وہ ہے جو کسی لفظ کو مکرر لانے سے حاصل ہو
اِنَّ اِنَّ زَيْداً عَالِمٌ
تاکید معنوی
وہ ہے جس میں مؤکد کے علاوہ کسی اور لفظ کے ذریعے تاکید کی جائے
جَاءَ نِیْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ
تاکید معنوی کے الفاظ
نفس
عین
کلا کلتا
کلّ
اَجمَعُ
اَكْتَعَ
اَبْتَعَ
اَبْصَعَ

عدداورمعدودکامفید بیان

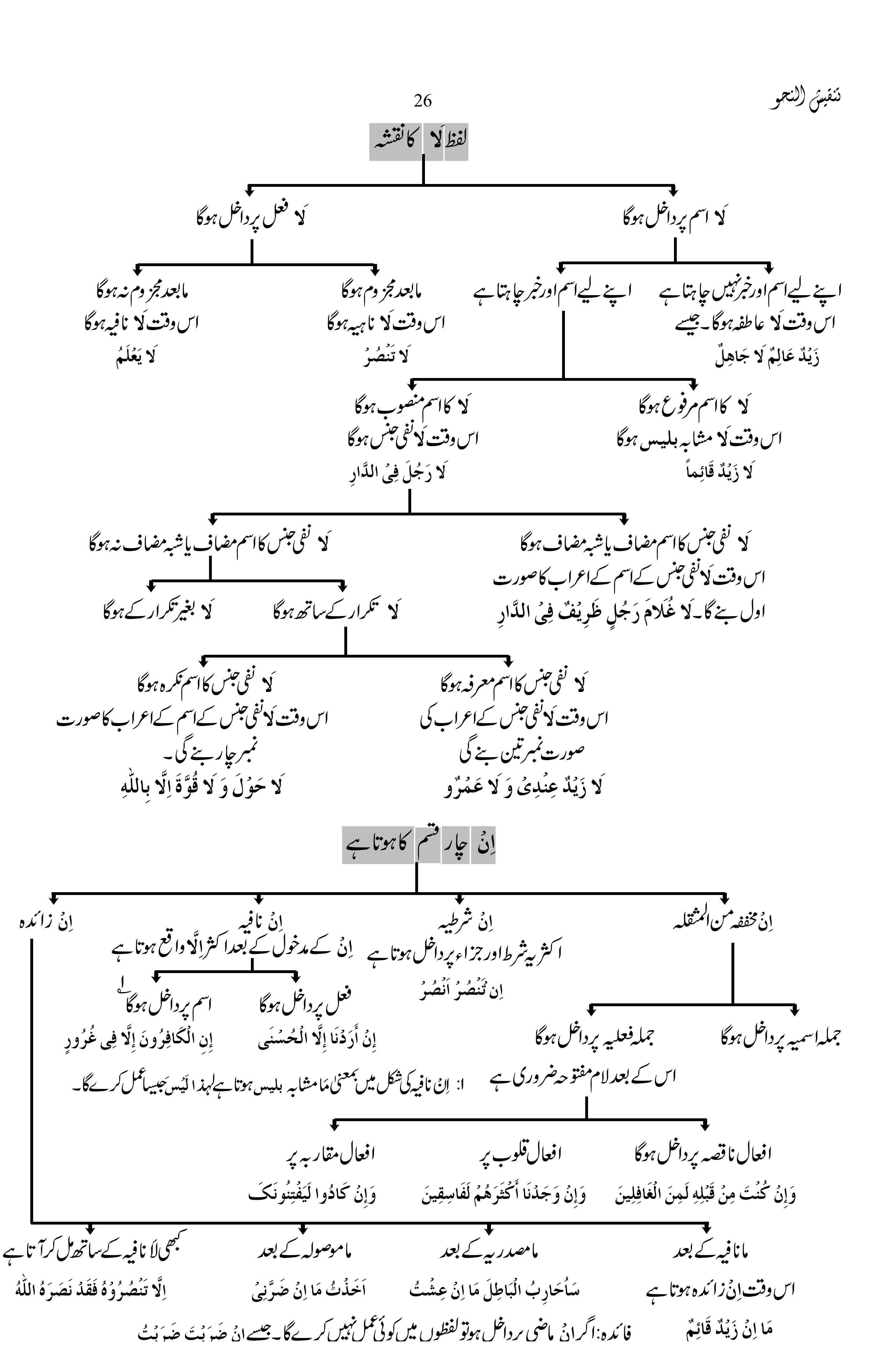
اسمائے عددمعرفہ کی قسم ہیں۔
عددگنتی کو کہتے ہیں۔عدد کی جمع اعداد ہے۔
اردو میں جس طرح ہم ''ایک،دو،تین،چار'' کہتے ہیں اسی طرح عربی زبان میں وَاحِدٌ، اِثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ اور اَرْبَعَةٌ کہتے ہیں۔

معدود

جس شیٔ کی گنتی کی جائے اسے معدود کہتے ہیں۔معدودکوعدد کی تمیز بھی کہتے ہیں۔جیسے ثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ. اس مثال میں "ثَمَانِيَةُ" عدد اور "اَيَّامٍ" معدود ہے
☆ تین(۳) سے دس(۱۰) تک معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے۔جیسے خَمْسَةُ اَقْلَامٍ
☆ گیارہ(۱۱) سے ننانوے(۹۹) تک معدود مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔جیسے اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً.
☆ سو(۱۰۰) سے اوپر کا اسم معدود مجرور استعمال ہوتا ہے جیسے وَلَبِثُوا فِی كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ۔
☆ سو(۱۰۰) اور ہزار(۱۰۰۰) کے تثنیہ اور جمع کا معدود، واحد اور مجرور ہوتا ہے۔ثَلَاثُ مِائَةِ وَلَدٍ (معدود)
☆ ''مِائَۃٌ''، ''اَلْفٌ''، اور''مِلْيُونٌ'' معدود کے ساتھ مضاف کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور ان کے تثنیہ اور جمع بھی واحد مجرور ہوتے ہیں۔ (معدود)
جیسے اَلْفُ وَلَدٍ
☆ معدود ہمیشہ نکرہ استعمال ہوتا ہے۔
☆ اسم جمع مذکر سالم: معدود نہیں ہوسکتا۔اس کے ساتھ مِنْ لگانا اور معدود کو معرف باللام کرنا ضروری ہوتا ہے یہ مِنْ کے بعد معرفہ باللام مجرور ہوگا۔جیسے ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

چند بنیادی اعداد

وَاحِدٌ (۱)	اَحَدَ عَشَرَ (۱۱)	وَاحِدٌ وَّ عِشْرُوْنَ (۲۱)	مِئَتَانِ (۲۰۰)
اِثْنَانِ (۲)	اِثْنَا عَشَرَ (۱۲)	اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ (۲۲)	ثُلْثُمِائَةٍ (۳۰۰)
ثَلٰثَةٌ (۳)	ثَلٰثَةَ عَشَرَ (۱۳)	ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ (۲۳)	اَرْبَعُ مِائَةٍ (۴۰۰)
اَرْبَعَةٌ (۴)	اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴)	اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ (۲۴)	تِسْعُ مِائَةٍ (۹۰۰)
خَمْسَةٌ (۵)	خَمْسَةَ عَشَرَ (۱۵)	تِسْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ (۲۹)	اَلْفٌ (۱۰۰۰)
سِتَّةٌ (۶)	سِتَّةَ عَشَرَ (۱۶)	ثَلَاثُوْنَ (۳۰)	اَلْفَانِ (۲۰۰۰)
سَبْعَةٌ (۷)	سَبْعَةَ عَشَرَ (۱۷)	اَرْبَعُوْنَ (۴۰)	عَشَرَةُ آلَافٍ (۱۰۰۰۰)
ثَمَانِيَةٌ (۸)	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (۱۸)	خَمْسُوْنَ (۵۰)	خَمْسُوْنَ اَلْفاً (۵۰۰۰۰)
تِسْعَةٌ (۹)	تِسْعَةَ عَشَرَ (۱۹)	تِسْعُوْنَ (۶۰)	مِائَةُ اَلْفٍ (۱۰۰۰۰۰)
عَشَرَةٌ (۱۰)	عِشْرُوْنَ (۲۰)	مَائَةٌ (۱۰۰)	اَلْفُ اَلْفٍ/ اَلْفُوْنَ (۱۰۰۰۰۰۰)


لفظ لا کا نقشہ
لا اسم پر داخل ہوگا
لا فعل پر داخل ہوگا
اپنے لیے اسم اور خبر نہیں چاہتا ہے
اس وقت لا عاطفہ ہوگا۔ جیسے
زَیۡدٌ عالِمٌ لا جاھِلٌ
اپنے لیے اسم اور خبر چاہتا ہے
مابعد مجزوم ہوگا
اس وقت لا ناہیہ ہوگا
لا تَنۡصُرۡ
مابعد مجزوم نہ ہوگا
اس وقت لا نافیہ ہوگا
لا یَعۡلَمُ
لا کا اسم مرفوع ہوگا
اس وقت لا مشابہ بلیس ہوگا
لا زَیۡدٌ قائِماً
لا کا اسم منصوب ہوگا
اس وقت لا نفی جنس ہوگا
لا رَجُلَ فِیۡ الدَّارِ
لا نفی جنس کا اسم مضاف یا شبہ مضاف ہوگا
اس وقت لا نفی جنس کے اسم کے اعراب کا صورت
اول بنے گا۔ لا غُلامَ رَجُلٍ ظَرِیۡفٌ فِیۡ الدَّارِ
لا نفی جنس کا اسم مضاف یا شبہ مضاف نہ ہوگا
لا تکرار کے ساتھ ہوگا
لا بغیر تکرار کے ہوگا
لا نفی جنس کا اسم معرفہ ہوگا
اس وقت لا نفی جنس کے اعراب کی
صورت نمبر تین بنے گی
لا زَیۡدٌ عِنۡدِیۡ وَ لا عَمۡرٌو
لا نفی جنس کا اسم نکرہ ہوگا
اس وقت لا نفی جنس کے اسم کے اعراب کا صورت
نمبر چار بنے گی۔
لا حَوۡلَ وَ لا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
اِنۡ چار قسم کا ہوتا ہے
اِنۡ مخففہ من المثقلہ
اِنۡ شرطیہ
اکثر یہ شرط اور جزاء پر داخل ہوتا ہے
اِنۡ تَنۡصُرۡ اَنۡصُرۡ
اِنۡ نافیہ
اِنۡ کے مدخول کے بعد اکثر اِلَّا واقع ہوتا ہے
فعل پر داخل ہوگا
اِنۡ اَرَدۡنَا اِلَّا الۡحُسۡنٰی
اسم پر داخل ہوگا ا
اِنِ الۡکافِرُوۡنَ اِلَّا فِی غُرُوۡرٍ
اِنۡ زائدہ
جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا
جملہ فعلیہ پر داخل ہوگا
اس کے بعد لام مفتوحہ ضروری ہے
ا: اِنۡ نافیہ کی شکل میں بمعنیٰ ما مشابہ بلیس ہوتا ہے لہذا لَیۡسَ جیسا عمل کرے گا۔
افعال ناقصہ پر داخل ہوگا
وَاِنۡ کُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِہٖ لَمِنَ الۡغَافِلِیۡنَ
افعال قلوب پر
وَاِنۡ وَجَدۡنَا اَکۡثَرَھُمۡ لَفَاسِقِیۡنَ
افعال مقاربہ پر
وَاِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ
ما نافیہ کے بعد
اس وقت اِنۡ زائدہ ہوتا ہے
مَا اِنۡ زَیۡدٌ قَائِمٌ
ما مصدریہ کے بعد
سَاُحَارِبُ الۡبَاطِلَ مَا اِنۡ عِشۡتُ
ما موصولہ کے بعد
اَخَذۡتُ مَا اِنۡ ضَرَّنِیۡ
کبھی لاَ نافیہ کے ساتھ مل کر آتا ہے
اِلَّا تَنۡصُرُوۡہُ فَقَدۡ نَصَرَہُ اللّٰہُ
فائدہ: اگر اِنۡ ماضی پر داخل ہو تو لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرے گا۔ جیسے اِنۡ ضَرَبۡتَ ضَرَبۡتُ

اَنْ

مخففہ من المثقلہ: یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
جیسے عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ

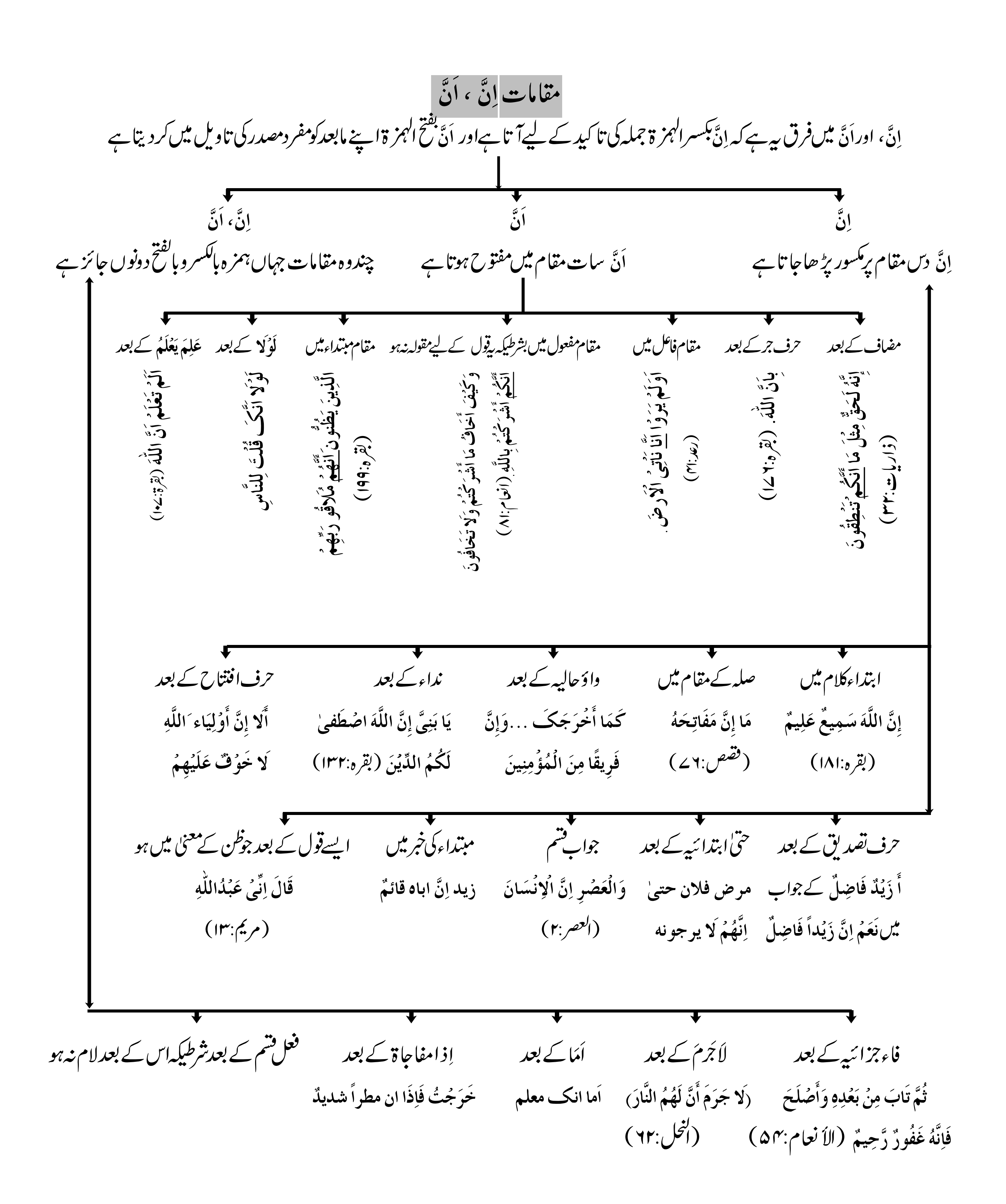
اَنْ زائدہ: اَنْ زائدہ لَمَّا کے بعد اور مقسم بہ اور لَوْ کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ جیسے فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ۔
واو قسم اور لَوْ شرطیہ کے درمیان جیسے وَ اللّٰهِ اَنْ لَوْ قَامَ قُمْتُ

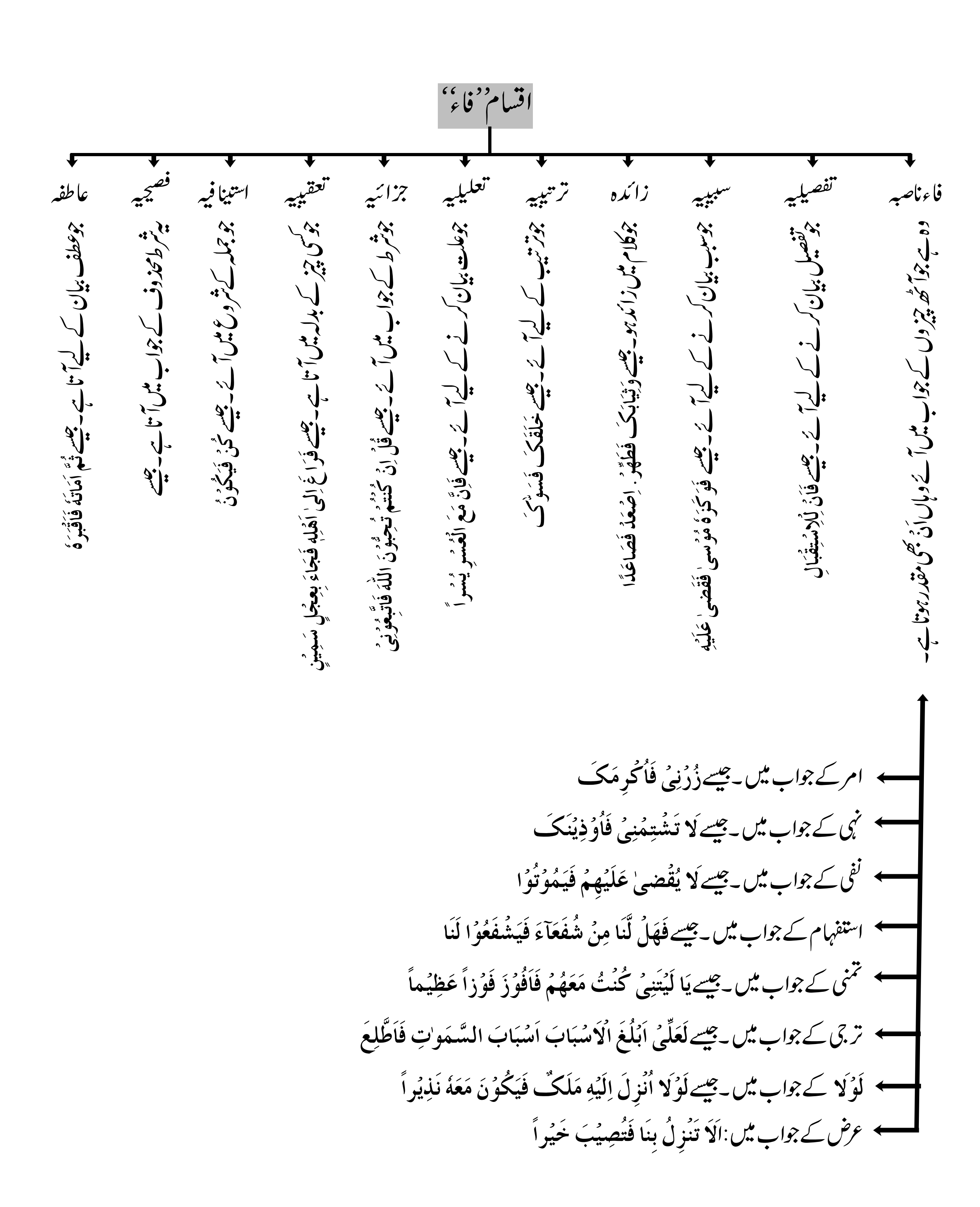
اَنْ مصدریہ: یہ مضارع پر داخل ہو کر مضارع کو نصب دیتا ہے اور معنیٰ کے اعتبار سے اس کو مصدر کے معنیٰ میں کردیتا ہے۔ جیسے اُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمُوْا۔ اور ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے مگر اس میں کوئی اثر نہیں کرتا۔

اَنْ تفسیریہ: جبکہ دو جملوں کے درمیان میں آئے اور جملہ اول قول کے معنیٰ میں ہو اور اس پر حرف جَر داخل نہ ہو۔ جیسے وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ. فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا
بمعنیٰ قُلْنَا

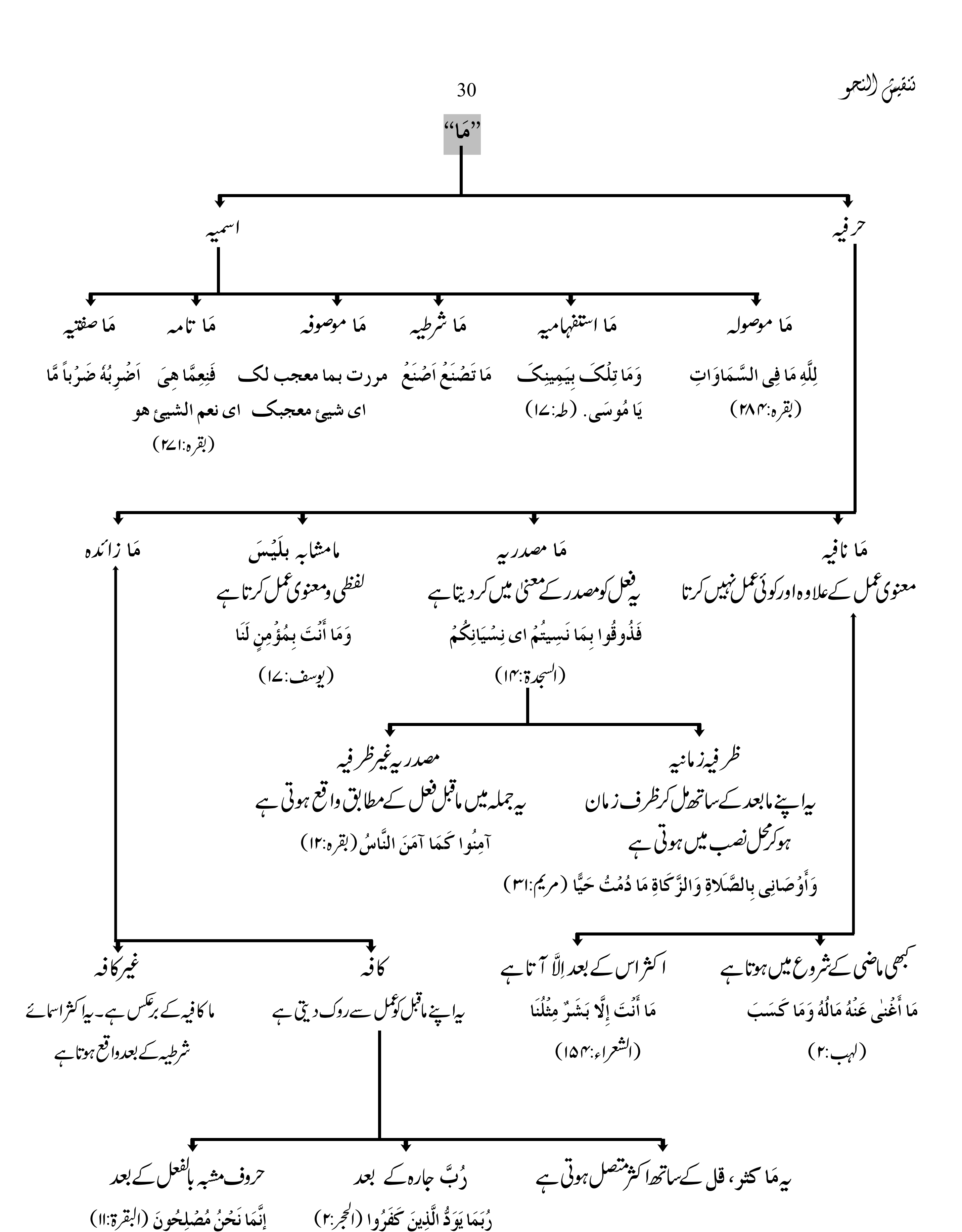
گیارہ مقامات میں اَنْ مصدریہ مقدر مانا جاتا ہے

- لام جحد کے بعد: لام جحد وہ لام ہے جو کَانَ منفی کی خبر پر داخل ہو۔ جیسے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
- حَتّٰى کے بعد: جیسے فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
- اَوْ کے بعد: اَوْ سے مراد وہ اَوْ ہے جو اِلَّا یا اِلٰی کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے لَاَلْزِمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ.
- واو صرف کے بعد: وہ واو ہے جو مَعَ کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے لَا تَكُنْ جَلْدًا و تُظْهِرَ الْجُوْعَ.
- لام کَیْ کے بعد: یعنی وہ لام جو کَیْ کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ
- اس فاء کے بعد جو نہی کے جواب میں ہو۔ جیسے لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ
- اس فاء کے بعد جو نفی کے جواب میں ہو۔ جیسے لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا
- اس فاء کے بعد جو تمنی کے جواب میں ہو۔ جیسے يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزاً عَظِيْمًا
- اس فاء کے بعد جو استفہام کے جواب میں ہو۔ جیسے مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَ لَهٗ اَضْعَافاً كَثِيْرًا
- اس فاء کے بعد جو امر کے جواب میں ہو۔ جیسے زُرْنِيْ فَاُكْرِمَكَ
- اس فاء کے بعد جو عرض کے جواب میں ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْراً


مقامات اِنَّ ، اَنَّ
اِنَّ، اوراَنَّ میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ بکسر الہمزۃ جملہ کی تاکید کے لیے آتا ہے اور اَنَّ بفتح الہمزۃ اپنے مابعد کو مفرد مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے
اِنَّ
اِنَّ دس مقام پر مکسور پڑھا جاتا ہے
اَنَّ
اَنَّ سات مقام میں مفتوح ہوتا ہے
اِنَّ، اَنَّ
چندوہ مقامات جہاں ہمزہ بالکسر و بالفتح دونوں جائز ہے
مضاف کے بعد
اَنَّهٗ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ (ذاریات:۲۳)
حرف جر کے بعد
بِاَنَّ اللّٰهَ. (بقرہ:۱۷۶)
مقام فاعل میں
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ. (رعد:۴۱)
مقام مفعول میں بشرطیکہ یہ قول کے لیے مقولہ نہ ہو
وَكَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ (انعام:۸۱)
مقام مبتداء میں
اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ (بقرہ:۴۶)
لَوْلَا کے بعد
لَوْلَا اَنَّكَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
عَلِمَ یَعْلَمُ کے بعد
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ (بقرہ:۱۰۷)
ابتداء کلام میں
إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
(بقرہ:۱۸۱)
صلہ کے مقام میں
مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ
(قصص:۷۶)
واؤ حالیہ کے بعد
كَمَا أَخْرَجَكَ ...وَإِنَّ
فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
نداء کے بعد
يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفٰى
لَكُمُ الدِّيْنَ (بقرہ:۱۳۲)
حرف افتتاح کے بعد
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
حرف تصدیق کے بعد
أَ زَيْدٌ فَاضِلٌ کے جواب
میں نَعَمْ اِنَّ زَيْداً فَاضِلٌ
حتیٰ ابتدائیہ کے بعد
مرض فلان حتیٰ
اِنَّهُمْ لَا يرجونه
جواب قسم
وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ
(العصر:۲)
مبتداء کی خبر میں
زيد اِنَّ اباه قائمٌ
ایسے قول کے بعد جو ظن کے معنیٰ میں ہو
قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ
(مریم:۳۰)
فاء جزائیہ کے بعد
ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَصْلَحَ
فَاِنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الأنعام:۵۴)
لَاجَرَمَ کے بعد
(لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ
(النحل:۶۲)
اَمَا کے بعد
اما انک معلم
اِذا مفاجاۃ کے بعد
خَرَجْتُ فَاِذَا ان مطراً شديدٌ
فعل قسم کے بعد شرطیکہ اس کے بعد لام نہ ہو



اقسام ''فاء''
فاءناصبہ
وہ ہے جو آٹھ چیزوں کے جواب میں آئے وہاں اَنْ بھی مقدر ہوتا ہے۔
تفصیلیہ
جو تفصیل بیان کرنے کے لیے آئے۔ جیسے فَاَنْ لِلْاِسْتِقْبَال
سببیہ
جو سبب بیان کرنے کے لیے آئے۔ جیسے فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ
زائدہ
جو کلام میں زائد ہو۔ جیسے وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ، اِصْعَدْ فَصَاعِدًا
ترتیبیہ
جو ترتیب کے لیے آئے۔ جیسے خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ
تعلیلیہ
جو علت بیان کرنے کے لیے آئے۔ جیسے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا
جزائیہ
جو شرط کے جواب میں آئے۔ جیسے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
تعقیبیہ
جو کسی چیز کے بدلے میں آتا ہے۔ جیسے فَرَاغَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ
استینافیہ
جو جملہ کے شروع میں آئے۔ جیسے کُنْ فَیَکُوْنُ
فصیحیہ
یہ شرط محذوف کے جواب میں آتا ہے۔ جیسے
عاطفہ
جو عطف بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ
امر کے جواب میں۔ جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ
نہی کے جواب میں۔ جیسے لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُوْذِیْنَکَ
نفی کے جواب میں۔ جیسے لَا یُقْضٰی عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا
استفہام کے جواب میں۔ جیسے فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَا
تمنی کے جواب میں۔ جیسے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزاً عَظِیْماً
ترجی کے جواب میں۔ جیسے لَعَلِّیْ اَبْلُغَ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ
لَوْلَا کے جواب میں۔ جیسے لَوْلَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَکٌ فَیَکُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْراً
عرض کے جواب میں: اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْراً


"مَا"
حرفیہ
اسمیہ
مَا موصولہ
لِلّٰهِ مَا فِی السَّمَاوَاتِ
(بقرہ:۲۸۴)
مَا استفہامیہ
وَمَا تِلْکَ بِيَمِينِکَ
يَا مُوسَى. (طٰہٰ:۱۷)
مَا شرطیہ
مَا تَصْنَعْ اَصْنَعْ
مَا موصوفہ
مررت بما معجب لک
ای شيئ معجبک
مَا تامہ
فَنِعِمَّا هِیَ
ای نعم الشيئ هو
(بقرہ:۲۷۱)
مَا صفتیہ
اَضْرِبُهُ ضَرْباً مَّا
مَا نافیہ
معنوی عمل کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں کرتا
مَا مصدریہ
یہ فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے
فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ ای نِسْيَانِکُمْ
(السجدۃ:۱۴)
مامشابہ بلَيْسَ
لفظی ومعنوی عمل کرتا ہے
وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا
(یوسف:۱۷)
مَا زائدہ
ظرفیہ زمانیہ
یہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر ظرف زمان
ہو کر محل نصب میں ہوتی ہے
وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (مریم:۳۱)
مصدریہ غیر ظرفیہ
یہ جملہ میں ماقبل فعل کے مطابق واقع ہوتی ہے
آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ (بقرہ:۱۳)
کبھی ماضی کے شروع میں ہوتا ہے
مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ
(لہب:۲)
اکثر اس کے بعد اِلَّا آتا ہے
مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا
(الشعراء:۱۵۴)
کافہ
یہ اپنے ماقبل کو عمل سے روک دیتی ہے
غیر کافہ
ما کافیہ کے برعکس ہے۔ یہ اکثر اسمائے
شرطیہ کے بعد واقع ہوتا ہے
یہ مَا کثر، قل کے ساتھ اکثر متصل ہوتی ہے
رُبَّ جارہ کے بعد
رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا (الحجر:۲)
حروف مشبہ بالفعل کے بعد
إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرۃ:۱۱)

:اجراء کرانے کا آسان طریقہ:

مفصل ترکیب کا طریقہ

:ترجمہ کے اصول اور ترکیب کرنے کا طریقہ:

:اجراء کرانے کا آسان طریقہ:

اجراءِ لفظ مفرد : مَــــدِيْــــنَةٌ.(ایک شہر کا نام) یہ لفظ کی دو اقسام ''موضوع، مہمل'' میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، اور لفظ موضوع کی دو اقسام ''مفرد، مرکب'' میں سے مفرد ہے اس لئے کہ لفظ بھی تنہا ہے اور ایک معنی پر دلالت کر رہا ہے۔ اور مفرد کی اقسام ''اسم، فعل، حرف'' میں سے اسم ہے اس لئے کہ تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا اور اس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں آ جاتا ہے۔

لفظ مرکب مفید، جملہ خبریہ: زَيْدٌ نَائِمٌ (زید سویا ہے) لفظ کی اقسام ''موضوع، مہمل'' میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دو اقسام ''مفرد، مرکب'' میں سے مرکب ہے اس لئے کہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے، اور مرکب کی دو اقسام ''مفید، غیر مفید'' میں سے مرکب مفید ہے اس لئے کہ جب بولنے والا فقط اسی جملہ پر خاموش ہو جاتا ہے تو سننے والے کو ایک خبر معلوم ہوتی ہے اور مرکب مفید کی اقسام ''جملہ خبریہ، انشائیہ'' میں سے جملہ خبریہ ہے اس لئے کہ اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکتے ہیں اور جملہ خبریہ کی دو اقسام ''فعلیہ، اسمیہ'' میں سے، جملہ اسمیہ ہے اس لئے کہ اس کا پہلا جز زَيْدٌ اسم ہے۔[اس جملہ میں زَيْدٌ مسند الیہ اور نَائِمٌ مسند ہے۔]

لفظ، مرکب مفید، جملہ انشائیہ نہی: لَاتَقْتُلُوْا (تم قتل مت کرو) لفظ کی اقسام ''موضوع، مہمل'' میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے، لفظ موضوع کی دو اقسام ''مفرد، مرکب'' میں سے مرکب ہے، اس لئے کہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے، اور مرکب کی دو اقسام ''مفید، غیر مفید'' میں سے مرکب مفید ہے اس لئے کہ جب بولنے والا فقط اسی جملے پر خاموش ہوتا ہے تو سننے والے کو کوئی طلب معلوم ہوتی ہے اور مرکب مفید یعنی جملہ کی دو اقسام ''خبریہ، انشائیہ'' میں سے جملہ انشائیہ ہے اس لئے کہ اس کے کہنے والے کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ پھر جملہ انشائیہ کی دس اقسام میں سے نہی ہے اس لئے کہ اس جملے میں کسی کام سے روکنے کا حکم کیا جا رہا ہے۔[اس جملے میں لَاتَقْتُلُوْا مسند اور واؤ مسند الیہ ہے۔]

لفظ مرکب غیر مفید، اضافی: دِيْنُ اللّٰهِ (اللہ کا دین) لفظ کی دو اقسام ''موضوع، مہمل'' میں سے موضوع ہے اس لئے کہ معنی دار ہے لفظ موضوع کی دو اقسام ''مفرد، مرکب'' میں سے مرکب ہے اس لئے کہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے ۔ پھر مرکب کی دو اقسام ''مفید، غیر مفید'' میں سے مرکب غیر مفید ہے اس لئے کہ اس سے سننے والے کو کوئی طلب یا خبر معلوم نہیں ہوتی۔ پھر مرکب غیر مفید کی تین اقسام ''اضافی، منع صرف، بنائی'' میں سے مرکب اضافی ہے، اس لئے کہ اس جملے میں سے 'دِيْنُ' کی اضافت دوسرے اسم لفظ 'اللّٰهِ' کی طرف کی گئی ہے۔[اس مثال میں دِيْنُ مضاف اور لفظ اللّٰهِ مضاف الیہ ہے۔]

مبنی الاصل ماضی : ضَــرَبَ (اس نے مارا) ضَرَبَ کلمہ کی دو اقسام ''معرب ومبنی'' میں سے مبنی ہے اس لئے کہ اس کا آخر کسی عامل کے مختلف ہونے سے نہیں بدلتا، پھر مبنی کی تین اقسام (''مبنی الاصل، اسم غیر متمکن، فعل مضارع، جبکہ نون جمع مؤنث ونون تاکید خفیفہ کے ساتھ ہو'') میں سے مبنی الاصل ہے اس لئے کہ یہ کسی کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہیں ہے بلکہ یہ اپنی ذات کے اعتبار سے مبنی ہے، پھر مبنی الاصل کی تین اقسام ''ماضی، امر حاضر معروف، تمام حروف'' میں سے ماضی ہے اس لئے کہ یہ گذشتہ زمانہ میں ایک کام پر دلالت کر رہا ہے، اور یہ مبنی برفتحہ ہے۔

مبنی الاصل، اسم غیر متمکن: هٰــذَاالْـكِتَـابُ (یہ کتاب) اس مثال میں ''ذَا'' کلمہ کی دو اقسام ''معرب ومبنی'' میں سے مبنی ہے اس لئے کہ اس کا آخر کسی عامل کے مختلف ہونے سے نہیں بدلتا۔ پھر یہ مبنی کی تین اقسام (''مبنی الاصل، اسم غیر متمکن، فعل مضارع، جبکہ نون جمع مؤنث ونون تاکید خفیفہ کے ساتھ ہو'') میں سے اسم غیر متمکن ہے اس لئے اس کا مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت ہے، اور اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام.......میں سے اسم اشارہ ہے، اور یہ مبنی برسکون ہے۔

معرب، فعل مضارع: سَیَــقُــوْلُ (عنقریب وہ کہیں گے) کلمہ کی دواقسام ''مبنی ومعرب'' میں سے معرب ہے اس لئے کہ اس کا آخر کسی عامل کے مختلف ہونے سے بدلتا ہے، اور معرب کی دو اقسام (ا۔اسم متمکن جب کسی عامل کے ساتھ مرکب ہو یعنی ترکیب میں واقع ہو،۲۔فعل مضارع جب نون تاکید ونون جمع مؤنث سے خالی ہو) میں سے فعل مضارع خالی از نون تاکید ونون جمع مؤنث ہے، اور فعل مضارع کے اعراب کی چار اقسام (مفرد صحیح مجرد از ضمیر بارز/مفرد معتل واوی و یائی مجرد از ضمیر بارز/مفرد معتل الفی مجرد از ضمیر بارز/صحیح یا معتل باضمائر بارز) میں سے پہلی قسم مفرد صحیح مجرد از ضمیر بارز ہے، اس کا اعراب ''حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ، حالت جزمی میں سکون کے ساتھ'' اس مثال میں حالت رفعی ضمہ لفظی کیساتھ ہے اس وجہ سے کہ عامل ناصب و جازم سے خالی ہے۔[یَقُوْلُ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم، ثلاثی مجرد اجوف واوی۔]

معرب، اسم متمکن: قَرَءَ عُمَرُ (عمر نے پڑھا) عُمَرُ کلمہ کی دو اقسام ''مبنی ومعرب'' میں سے معرب ہے اس لئے کہ اس کا آخر عامل کے مختلف ہونے بدلتا رہتا ہے پھر معرب کی دو اقسام (اسم متمکن کہ عامل کے ساتھ مرکب ہو، اور فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث ونون تاکید سے خالی ہو) میں سے اسم متمکن ہے اس لئے کہ یہ ترکیب میں واقع ہے اور اسم متمکن کی سولہ اقسام........میں سے غیر منصرف ہے اس لئے کہ یہ منصرف نہیں ہے اور غیر منصرف کے نو اسباب ''عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان'' میں سے عدل وعلم اس میں موجود ہے اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ، اور حالت نصبی وجری میں کسرہ لفظی کے ساتھ ہے،،،،، یہاں اس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہے اس لئے کہ یہ ترکیب میں فاعل واقع ہے۔

معرفہ ونکرہ: ذٰلِکَ الْــکِتَـابُ (یہ کتاب ہے) اَلْــکِتَـابُ، یہ اسم کی عام وخاص (معرفہ ونکرہ) کے اعتبار سے معرفہ ہے اس لئے کہ یہ ایک متعین چیز پر دلالت کر رہا ہے، اور معرفہ کی سات اقسام ''علم، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول، معرف باللاَّم، مضاف بیک از ینھا، معرفہ بہ ندا'' میں سے معرف باللام ہے۔

کِتَـــابٌ: (کوئی کتاب) یہ اسم کی عام وخاص (معرفہ ونکرہ) کے اعتبار سے نکرہ ہے اس لئے کہ یہ کسی متعین چیز پر دلالت نہیں کر رہا ہے، اور سات اقسام ''علم، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول، معرف باللام، مضاف بیک از ینھا، معرفہ بہ ندا'' میں سے کوئی نہیں ہے کیونکہ یہ سات اقسام معرفہ کی ہیں۔

اسم متمکن تعداد کے اعتبار سے واحد، تثنیہ، جمع: مُسْــلِمَـاتٌ، یہ واحد، تثنیہ وجمع میں سے جمع ہے کیونکہ یہ دو سے زیادہ پر دلالت کر رہا ہے اور جمع کی دو اقسام ''لفظی ومعنوی'' میں سے لفظی ہے پھر لفظی کی دو اقسام ''جمع سالم، جمع مکسر'' میں سے جمع سالم ہے اس لئے کہ اس جمع میں واحد کا وزن ''مُسْلِمَۃٌ'' سلامت ہے، اور جمع سالم کی دو اقسام ''جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم'' میں سے جمع مؤنث سالم ہے اس لئے کہ اس کے آخر میں الف اور تائے مبسوطہ لاحق ہے۔

اَقْــــوَالٌ: یہ واحد، تثنیہ وجمع میں سے جمع ہے کیونکہ یہ دو سے زیادہ پر دلالت کر رہا ہے اور جمع کی دو اقسام ''لفظی ومعنوی'' میں سے معنوی ہے اور معنوی کی دو اقسام ''جمع قلت وجمع کثرت'' میں سے جمع قلت ہے اس لئے کہ یہ جمع قلت کی اوزان ''اَفْعُلٌ، اَفْعَالٌ، اَفْعِلَۃٌ، فِعْلَۃٌ'' میں سے، اَفْعَالٌ، کے وزن پر ہے۔

حرف عامل لفظی جار: مَـا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِیْ النَّارِ: اس میں لفظ ''فِیْ''، عوامل کی دو اقسام 'عامل لفظی ومعنوی' میں سے لفظی ہے اس لئے کہ یہ لفظ کی صورت میں موجود ہے، عامل لفظی تین اقسام ''حروف عاملہ، افعال عاملہ، اسمائے عاملہ'' میں سے حرف عامل ہے اور عاملہ کی دو اقسام ''داخل براسم وداخل برفعل مضارع'' میں سے داخل براسم ہے اس لئے کہ یہ فقط اسم میں ہی عمل کرتا ہے اور داخل براسم کی دو اقسام ''داخل برمفرد، داخل براسم'' میں سے داخل برمفرد ہے۔ اس کی پھر دو اقسام ''حروف جارہ، حروف نداء'' میں سے حرف جار ہے، اور اس نے لفظ النَّارِ کو کسرہ لفظی کے ساتھ جر دیا ہے۔

فعل عامل لفظی، متعدی: فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ.. اس جملہ میں اِضْرِبُوْا، یہ عامل کی دو اقسام ''لفظی ومعنوی'' میں سے لفظی ہے اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے اور عامل لفظی کی تین اقسام ''حروف عاملہ، افعال عاملہ، اسمائے عاملہ'' میں سے فعل ہے اس لئے فعل ہے کہ اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہیں ہے اور تین زمانوں میں سے اس سے زمانہ مستقبل سمجھ میں آتا ہے۔ اور فعل کی دو اقسام ''فعل متصرف، غیر متصرف'' میں سے فعل متصرف ہے پھر فعل متصرف کی اقسام معروف ومجہول میں سے معروف ہے اور معروف کی اقسام ''لازم ومتعدی میں سے متعدی ہے اس لئے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہوتا، بلکہ یہ مفعول کا بھی محتاج ہے اور متعدی کی چہار اقسام ''متعدی بیک مفعول، متعدی بدو مفعول اقتصار بر یک جائز، متعدی بدو مفعول اقتصار بر یک روا نباشد، متعدی بسہ مفعول'' میں سے متعدی بیک مفعول ہے۔ [فعل متعدی اپنے فاعل کو رفع اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے وہ سات اسم یہ ہے' مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول فیہ، مفعول مطلق، مفعول معہ، حال، تمیز۔]

عامل لفظی مضاف: غُلَامُ زَیْدٍ۔ اس مثال میں، غُلَامُ، یہ عامل کی دو اقسام ''لفظی ومعنوی'' میں سے لفظی ہے اس لئے کہ لفظوں میں موجود ہے اور عامل لفظی کی تین اقسام'' حروف عاملہ، افعال عاملہ، اسمائے عاملہ'' میں سے اسمائے عاملہ ہے اور اسمائے عاملہ کی دس اقسام ''اسماء شرطیہ، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، مصدر، اسم تام، مضاف، اسمائے کنایات، اسماءِ افعال'' میں سے مضاف ہے۔ اس وجہ سے اس کا مابعد یعنی زَیْدٍ مجرور ہے۔ [غُلَامُ مضاف ہے اس لئے کہ اس کی اضافت زَیْدٍ کی طرف کی گئی ہے اور زَیْدٍ مضاف الیہ ہے اس لئے کہ اس کی طرف غُلَامُ کی اضافت کی گئی ہے۔]

عامل معنوی: یَقُوْلُ اٰمَنَّا۔ اس آیت کریمہ میں یَقُوْلُ عامل ہے اور عامل کی دو اقسام ''لفظی ومعنوی'' میں سے معنوی ہے اس لئے کہ لفظوں میں موجود نہیں ہے، پھر عامل معنوی کی دو اقسام ''خُلو یعنی فعل مضارع کا عامل ناصب وجازم سے خالی ہونا، ابتداء یعنی اسم کا عامل لفظی سے خالی ہونا'' میں سے عامل لفظی کا فعل مضارع کا عامل ناصب وجازم سے خالی ہونا ہے [یہاں پر عامل معنوی نے فعل مضارع کو رفع دیا ہے۔]

مفصل ترکیب کا طریقہ

الحمد لله على نعمائه الشاملة و الائه الكاملة

ترجمہ: تمام تعریفیں ثابت ہیں اللہ تعالیٰ کیلئے اس کی نعمتوں پر ایسی نعمتیں جو عام ہیں اور ایسی نعمتیں جو کامل ہیں۔

ترکیب: [اَلْحَمْدُ] مفرد منصرف صحیح، رفعہ برضمہ، نصب برفتحہ، جر برکسرہ، مرفوع لفظاً معمول برائے عامل معنوی مبتداء [لِ] ل، جر عامل از حروف عاملہ مبنی برکسرہ لفظاً [لِلّٰهِ] مفرد منصرف صحیح رفعہ برضمہ، نصب برفتحہ، جر برکسرہ مجرور لفظاً، جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق اول ہوا مُخْتَصٌّ کیساتھ، [عَلٰى] حرف جر عامل از حروف عاملہ مبنی برفتحہ [نعمائه الشاملة] نعماء جمع مکسر ''رفعہ برضمہ، نصب برفتحہ، جر برکسرہ'' مجرور لفظاً مضاف عامل از اسمائے عاملہ [ہ] ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہوا نَعْماء مضاف کیلئے۔ مضاف مضاف الیہ مل کر یہ موصوف ہوا۔ [الشاملة] صیغہ اسم فاعل کا ہے اس میں ھی ضمیر مرفوع محلاً فاعل ہوا اسم فاعل کیلئے۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا نعمائه موصوف کیلئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر معطوف علیہ ہوا۔

[وَ] حرف عطف از حروف غیر عاملہ مبنی برفتحہ [الائه] جمع مکسر ''رفعہ برضمہ نصب برفتحہ جر برکسرہ'' مجرور لفظاً مضاف عامل از اسمائے عاملہ [ہ] ضمیر متصل اسم غیر متمکن مضاف الیہ ہوا الاء مضاف کیلئے، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف ہوا۔ [الكاملة] صیغہ اسم فاعل کا ہے الاء معسف کیلئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ معطوف ہوا معطوف علیہ کیلئے، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر مجرور ہوا عَلٰى حرف جر کیلئے، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر متعلق ثانی ہوگیا مُخْتَصٌّ کیساتھ۔ مُخْتَصٌّ صیغہ اسم مفعول کا ہے اس میں هِيَ ضمیر وہ نائب فاعل ہوا اسم مفعول کیلئے۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلقین سے ملکر یہ خبر ہوا اَلْحَمْدُ مبتداء کیلئے، مبتداء اپنے خبر سے ملکر یہ جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ ہوا اور معنًی انشائیہ ہوا۔

والصلوة على سيد الانبياء محمدالمصطفى وعلى اله المجتبىٰ.

ترجمہ: اور رحمت کاملہ نازل ہو انبیاء کے سردار پر جن کا نام گرامی حضرت محمد ﷺ ہے ایسے محمد جو چُنے ہوئے ہیں اور رحمت کاملہ نازل ہو آپ کی آل پر جو چُنی ہوئی ہیں۔

ترکیب: [و] حرف عاطفہ عامل از حروف غیر عاملہ مبنی برفتحہ [الصلوة] مفرد منصرف صحیح ''رفعہ برضمہ نصب برفتحہ جر برکسرہ'' مرفوع لفظاً معمول برائے عامل معنوی [على] حرف جارہ عامل از حروف عاملہ مبنی برفتحہ [سيّد] مضاف عامل از اسمائے عاملہ [الانبياء] جمع مکسر ''رفعہ برضمہ نصب برفتحہ جر برکسرہ'' مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ ہوا۔ [محمد] مفرد منصرف صحیح ''رفعہ برضمہ نصب برفتحہ جر برکسرہ'' مجرور لفظاً موصوف، [المصطفىٰ] اسم مقصورہ ''رفعہ برضمہ تقدیری نصب برفتحہ تقدیری جر برکسرہ تقدیری'' مجرور تقدیراً صفت ہوا، موصوف اپنے صفت سے ملکر بدل ہوا مبدل منہ کیلئے، بدل اپنے مبدل منہ سے ملکر یہ معطوف علیہ ہوا۔ [و] حرف عاطفہ عامل از حروف غیر عاملہ مبنی برفتحہ [على] حرف جارہ عامل از حروف عاملہ مبنی برفتحہ [اله] مفرد منصرف صحیح ''رفعہ برضمہ نصب برفتحہ جر برکسرہ'' مجرور لفظاً مضاف عامل از اسمائے عاملہ [ہ] ضمیر مجرور متصل اسم متمکن مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف ہوا [المجتبى] اسم مقصور ''رفعہ ضمہ تقدیری نصب فتحہ تقدیری جر کسرہ تقدیری'' مجرور تقدیراً صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور ہوا علٰى حرف جر کیلئے، جار اپنے مجرور سے ملکر یہ معطوف ہوا معطوف علیہ کیلئے۔ معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر یہ مجرور ہوا علٰی جار کیلئے۔ جار اپنے مجرور سے ملکر یہ ظرف مستقر متعلق ہوا نازِلة کیساتھ۔ [نازلة] صیغہ اسم فاعل اس میں ھِیَ ضمیر مستتر مرفوع محلاً یہ فاعل ہوا اسم فاعل کیلئے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر یہ خبر ہوا، الصلوة مبتداء کیلئے، مبتداء اپنے خبر سے ملکر یہ جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ ہوا اور معنًی انشائیہ ہوا۔

:ترجمہ کے اصول اور ترکیب کرنے کا طریقہ:

: جملہ خبریہ:

جملہ خبریہ کے ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مبتدا کا ترجمہ اس کے بعد خبر کا اور پھر آخر میں ''ہے، ہیں، ہوں، یا ہو'' کا لفظ لگا دیں گے۔

جیسے: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ .(ترجمہ) دین خیرخواہی ہے۔

(ترکیب) اَلدِّیْنُ مبتدا، النَّصِیْحَۃُ خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ: (ترجمہ) دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترکیب) اَلدُّعَاءُ مبتدا، مُخُّ مضاف، الْعِبَادَۃِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ: (ترجمہ) شراب بہت سے گناہوں کی جڑ ہے۔ (ترکیب) اَلْخَمْرُ مبتدا، جُمَّاعُ مضاف، الْاِثْمِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

:جملہ فعلیہ کہ جس کا اول جز فعل ہو:

جملہ فعلیہ کے ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فاعل کا ترجمہ پھر مفعول کا پھر آخر میں فعل کا ترجمہ کریں گے۔

جیسے: قَرَءَ زَیْدٌ کِتَاباً: (ترجمہ) زید نے کتاب کو پڑھا۔ (ترکیب) قَرَءَ فعل، زَیْدٌ فاعل، کِتَاباً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ: (ترجمہ) چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ترکیب) لَا یَدْخُلُ فعل مضارع نفی معروف، الْجَنَّۃَ مفعول فیہ، قَتَّاتٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆لَاتُنْزَعُ الرَّحْمَۃُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ: (ترجمہ) رحمت نہیں چھینی جاتی مگر بدبخت سے۔ (ترکیب) لَاتُنْزَعُ فعل مضارع نفی مجہول، الرَّحْمَۃُ نائب فاعل، اِلَّا حرف استثناء لغو، مِنْ حرف جار، شَقِیٍّ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے ساتھ، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

: جملہ انشائیہ :

☆ امـــــــــــر . . اس کا ترجمہ اکثر ''کسی کام کے کرنے کے طور پر ہوتا ہے'' اور سب سے پہلے فعل کا ترجمہ پھر اس کے بعد فاعل کا ترجمہ کریں گے۔

جیسے اُنْصُرْ (مدد کر تو) (ترکیب) اُنْصُرْ فعل امر، اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆اَنْزِلُوْا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ : (ترجمہ) اتارو تم لوگوں کو ان کے مرتبے میں۔ (ترکیب) اَنْزِلُوْا فعل امر حاضر معلوم، ضمیر بارز فاعل، النَّاسَ مفعول بہ، مَنَازِلَ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا : (ترجمہ) سفارش کرو پس تم اجر دیے جاؤ گے۔ (ترکیب) اِشْفَعُوْا فعل امر حاضر معلوم، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر امر، ''فا'' جوابیہ، لِتُوْجَرُوْا امر مجہول، ضمیر بارز نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر، امر اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆نہی: نہی کے ترجمہ میں لفظ مت اور نہ آتا ہے۔ جیسے لَاتَسُبُّوْا الدِّیْکَ فَاِنَّهُ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ۔ (ترجمہ) نہ برا کہو مرغ کو پس بے شک وہ جگاتا ہے نماز کیلئے۔

(ترکیب) لَاتَسُبُّوْا فعل نہی حاضر معلوم، ضمیر بارز فاعل، الدِّیْکَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ، 'فا' تعلیلیہ، اِنَّ

حرف مشبہ بالفعل،ہٗ ضمیر اِنَّ کا اسم، یُوْقِظُ فعل مضارع معلوم،ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِلصَّلٰوۃِ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

☆**استفہام**: استفہامیہ جملوں کے ترجمہ میں سب سے پہلے لفظ ھَلْ کا ترجمہ ہوگا۔ پھر فاعل اور اس کے بعد فعل کا ترجمہ کریں گے۔
جیسے ھَلْ قَرَءَ زَیْدٌ (ترجمہ) کیا زید نے پڑھا۔ **(ترکیب)** ھَلْ حرف استفہام، قَرَءَ فعل، زَیْدٌ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆**جملہ قسمیہ**: کے ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کی قسم کھائیں پہلے اس کا ترجمہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد قسم کیہئے جو الفاظ آتے ہیں یعنی باء، تاء، لام ،واوَ،، ان کا ترجمہ ہوگا۔ پھر مابعد کا ترجمہ کریں گے۔ جیسے تَااللّٰہِ لَاَ کِیْدَنَّ اَصْنَا کُمْ (ترجمہ) اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور بتوں کو توڑوں گا۔
(ترکیب) تَا حرف جارہ، لفظ اللّٰہ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل محذوف کے۔ لَاَکِیْدَنَّ فعل اس میں اَنَا ضمیر مستتر فاعل اَصْنَا کُمْ مضاف، مضاف الیہ مل کر مفعول بہٖ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جواب قسم، قسم اپنے جواب قسم سے مل کر جملہ فعلیہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

☆**مضاف، مضاف الیہ**: اس کا ترجمہ اس طرح ہوگا کہ پہلے مضاف الیہ کا ترجمہ ہوگا پھر مضاف کا یہ ترجمہ مبتدا کا مکمل ہو جائے گا۔ آخر میں خبر کا ترجمہ ہوگا۔ جیسے رَسُوْلُ اللّٰہِ مُحَمَّدٌ ۔۔ اللہ کا رسول محمد ﷺ ہیں۔ **(ترکیب)** رَسُوْلُ مضاف، لفظ اللّٰہِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء۔ مُحَمَّدٌ خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
☆**موصوف صفت**: کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے موصوف کا ترجمہ کریں گے اس کے بعد پھر صفت کا، یہ مبتداء کا ترجمہ ہوگا۔ پھر اس مبتدا کے خبر کا ترجمہ کریں گے آخر میں لفظ ''ہے، ہیں، ہوں، ہو'' لے آئیں گے۔ جیسے اَلْحَدِیْقَۃُ الْجَمِیْلَۃُ قَرِیْبَۃٌ (ترجمہ) خوبصورت باغ قریب ہے۔
عربی میں پہلے موصوف ہوتا ہے پھر صفت اور اردو میں پہلے صفت اور بعد میں موصوف ہوتا ہے۔
(ترکیب) اَلْحَدِیْقَۃُ موصوف، الْجَمِیْلَۃُ صفت، موصوف صفت مل کر مبتداء، قَرِیْبَۃٌ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

:ضمائر:

☆جب **ضمیر مرفوع متصل** جب فعل معلوم کے آخر میں ہو تو اسطرح ضمائر ترکیب میں فاعل بنتی ہیں۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ اگر فعل مجہول کے بعد واقع ہو تو ترکیب میں نائب فاعل بنے گی۔ جیسے نُصِرَتْ۔۔۔۔۔ اور جب افعال ناقصہ کے بعد آ جائے تو اس وقت ان ضمائر کو ترکیب میں افعال ناقصہ کا اسم بنائیں گے جیسے کُنْتُ۔
☆**ضمیر مرفوع منفصل** ترکیب میں اکثر مبتداء واقع ہوتی ہے یہ اس وقت جب یہ ضمائر شروع جملہ میں ہو۔ اور مابعد جملہ اس کیلئے خبر واقع ہوتا ہے۔ جیسے اَنْتَ عَالِمٌ ۔۔۔ اور کبھی ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہے شرط یہ ہے کہ جب یہ ضمیر فعل کے بعد واقع ہو۔ جیسے مَاقَرَءَ اِلَّا اَنَا۔ اس مثال میں اِلَّا اَنَا ترکیب میں مستثنٰی ہو کر فاعل واقع ہو رہا ہے۔
☆**ضمیر منصوب متصل** یہ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے ضَرَبَنِیْ (اس نے مجھ کو مارا) اس مثال میں ''ی'' ضمیر منصوب متصل مفعول بہ بن رہی ہے
☆**ضمیر منصوب منفصل** یہ بھی ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتا ہے اور فعل سے اکثر پہلے آتی ہیں۔ جیسے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اس مثال میں اِیَّاکَ مفعول بہ واقع ہے اس مثال میں اِیَّاکَ مفعول بہ واقع ہے۔
☆**ضمیر مجرور**: یہ ضمائر اکثر اسم کے بعد آتی ہیں کبھی ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہے جیسے کِتَابُکَ۔ اور کبھی حرف جر کے بعد واقع ہوتی ہیں اس وقت ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں جیسے لَکِ۔

:اسمائے اشارہ:

اسمائے اشارہ کبھی جملے کے شروع میں اور کبھی درمیان میں آتے ہیں۔ اگر اسم اشارہ جملہ کے شروع میں آ جائے، تو چاہیئے یہ اسم اشارہ واحد، تثنیہ یا جمع کیلئے ہو، تو ان کا ترجمہ ''یہ اور وہ'' کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے هٰذا قَلَمٌ (یہ ایک قلم ہے) ذَالِکَ اُسۡتَاذٌ (وہ ایک مدرس ہے)۔

اور اگر اسم اشارہ جملہ کے درمیان میں آجائے تو کبھی واحد کیلئے ہوگا اور کبھی تثنیہ یا جمع کیلئے ہوگا۔ اگر واحد کیلئے ہو تو اس وقت اسکا ترجمہ لفظ ''اِس اور اُس'' کے ساتھ ہوتا ہے جیسے قَرَءَ هٰذَا الرَّجُلُ (اِس آدمی نے پڑھا)... فَتَحَ ذَالِکَ الرَّجُلُ (اُس آدمی نے کھولا)..

اگر اسم اشارہ درمیان میں تثنیہ یا جمع کیلئے ہو تو اس کا ترجمہ لفظ ''اِن اور اُن'' کے ساتھ ہوتا ہے۔ تثنیہ کی مثال: جیسے قَرَءَ هٰذانِ الۡوَلَدانِ (اِن دو بچوں نے پڑھا)..جمع کی مثال: جیسے قَرَءَ اُولٰئِکَ الۡوَلَدانِ (اُن سب بچوں نے پڑھا)..

(ترکیب) هٰذَا رَجُلٌ: هٰذَا اسم اشارہ مبتداء، رَجُلٌ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

:اسم موصول:

اسم موصول کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسم موصول کا ترجمہ ہوگا، پھر صلہ کا، اس کے بعد خبر کا ہوگا اور آخر میں ''ہے'' کا لفظ لگا دیں گے۔

جیسے اَلَّذِیۡ قَرَءَ تِلۡمِیۡذٌ (وہ شخص جس نے پڑھا شاگرد ہے).

(ترکیب) اَلَّذِیۡ اسم موصول، قَرَءَ فعل، اس میں هُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء، تِلۡمِیۡذٌ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

:اسمائے افعال:

اسمائے افعال دو قسم پر ہے (۱) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی، (۲) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی یہ تین ہیں (ترجمہ) ۱۔هَیۡهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) ۲۔شَتَّانَ بمعنی اِفۡتَرَقَ (جدا ہوا) ۳۔سَرُعَانَ بمعنی سَرَعَ (جلدی کی)۔

(ترکیب) شَتَّانَ زَیۡدٌ وَعَمۡرٌ. ۔زید اور عمرو بہت دور ہوئے۔ ''شَتَّانَ'' اسم فعل بمعنی فعل ماضی'' زَیۡدٌ ''معطوف علیہ ''و'' حرف عطف'' عَمۡرٌ'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل، شَتَّانَ اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر معنًی جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر، مشہور یہ ہیں۔ (ترجمہ) ۱۔رُوَیۡدَ بمعنی اَمۡهِلۡ (مہلت دو) ۲۔بَلۡهَ بمعنی دَعۡ (چھوڑ) ۳۔حَیَّهَلَ بمعنی اِئۡتِ (آتو)۔ ۴.هَلُمَّ بمعنی اِیۡتِ (آتو)۔۵۔دُوۡنَکَ بمعنی خُذۡ (پکڑ)۔۶۔هَا بمعنی خُذۡ (پکڑ) آمِیۡنُ بمعنی اِسۡتَجِبۡ (تو قبول کر)۔۷۔عَلَیۡکَ بمعنی اَلۡزِمۡ (لازم پکڑ)۔

(ترکیب) حَیَّهَلَ الصَّلٰوۃَ....... تو نماز کی طرف آ۔ ''حَیَّهَلَ'' اسم فعل بمعنی امر حاضر ''اَنۡتَ'' ضمیر مرفوع متصل برائے واحد مذکر حاضر فاعل'' الصَّلٰوۃَ'' مفعول بہ'' حَیَّهَلَ '' اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

:اسم ظرف:

اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں: (زمان۔مکان)۔ قسم اول یعنی ظرف زمان کا ترجمہ کرتے وقت اکثر ''جب، جس وقت'' کے الفاظ لائے جاتے ہیں۔

جیسے اِذَانُوۡدِیَ....(جس وقت...)

اورظرف مکان کا ترجمہ کرتے وقت ’’جس جگہ، جہاں‘‘ کا لفظ لایا جاتا ہے۔جیسے اِقْرَءْ حَیْثُ قَرَءَ بَکْرٌ (تو پڑھ جس جگہ بکر نے پڑھا ہے)
(ترکیب) اِقْرَءْ فعل امر واحد مذکر حاضر، اسمیں ’تُ‘ ضمیر اس کا فاعل، حَیْثُ مضاف، قَرَءَ فعل، بَکْرٌ اس کا فاعل، قَرَءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، اِقْرَءْ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

:اسمائے کنایات:

اسمائے کنایات دو ہیں۔ ۱۔ کَمْ۔ ۲۔ کَذَا۔۔۔۔ اور آگے کَمْ دو قسم پر ہے۔استفہامیہ، خبریہ۔
کَمْ استفهامیه کے ترجمہ میں لفظ ’’کتنے ،کتنی، کتنا‘‘ آتا ہے جیسے کَمْ رَکْعَةً صَلَّیْتَ؟ (تو نے کتنی رکعات پڑھیں)۔
(ترکیب) ’’کَمْ‘‘ ممیّز ’’رَکْعَةً‘‘ تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم، ’’صَلَّیْتَ‘‘ فعل ماضی معلوم صیغہ واحد مذکر مخاطب، ’’تَ‘‘ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
کَمْ خبریه ،اس کا ترجمہ لفظ ’’کتنے ہی ،کتنی ہی ،کتنا ہی، بہت سے‘‘ کے ساتھ ہوتا ہے۔جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ۔(میں نے بہت سا مال خرچ کیا)۔
(اس جملے کا ترکیب ماقبل مثال کی طرح ہے)
۲۔ کَمْ خَبْرِیه : اس کا ترجمہ لفظ ’’اتنے، ایسے‘‘ کے ساتھ آتا ہے۔جیسے عِنْدِیْ کَذَا وَ کَذَا (میرے پاس ایسا ایسا ہے)
(ترکیب) عِنْدَ ’’مضاف، ’’یَ‘‘ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ’’ثَابِتٌ‘‘ محذوف کا، محذوف اپنے مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، ’’کَذَا‘‘ معطوف علیہ، ’’وَ‘‘ حرف عطف، ’’کَذَا‘‘ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء مؤخر، مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

:حروف مشبہ بالفعل:

:حروف مشبہ بالفعل جیسے اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ ۔اس طرح مثالوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اِنَّ کا ترجمہ، اس کے بعد ان حروف کے اسموں کا اور آخر میں اِنَّ کے خبر کا ترجمہ ہوگا۔(ترجمہ) بے شک زید کھڑا ہے۔(ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زَیْداً اس کا اسم، اور قَائِمٌ، اِنَّ کیلئے خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ماولاالمشبھتان بلیس:

ماولاالمشبھتان بلیس جیسے مَا زَیْدٌ مَوْجُوْدًا اس کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ’’ما‘‘ کے اسم کا ترجمہ ہوگا پھر بعد میں ’’ما‘‘ کے خبر کا، اور آخر میں لفظ ’’ما‘‘ کا ترجمہ کر کے لفظ ’ہے‘ لگادیں گے۔(ترجمہ) زید موجود نہیں ہے۔
(ترکیب) مَا مشابہ بلیس، زَیْدٌ مَا کا اسم اور مَوْجُوْدًا خبر، مَا مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
اور لفظ ’’لا‘‘ کے اسم کا ترجمہ کرنے سے پہلے ’’ایک یا کوئی‘‘ کا لفظ لگا کر ترجمہ کریں گے۔جیسے لَا رَجُلٌ مَوْجُوْدًا ۔ترجمہ۔ایک یا کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔

لائے نفی جنس:

☆لائے نفی جنس: اس کا ترجمہ اسی طرح ہوگا جس طرح ماولاالمشبھتان بلیس کا ترجمہ ہوتا ہے۔یعنی پہلے لائے نفی جنس کے اسم کا پھر خبر کا اس کے بعد لفظ ’’لا‘‘ کا ترجمہ کر کے آخر میں لفظ ’’ہے‘‘ لگادیں گے۔جیسے لَا طَالِبَ جَاهِلٌ۔کوئی طالب علم جاہل نہیں ہے۔
(ترکیب) ’’لَا‘‘ لائے نفی جنس، ’’طَالِبَ‘‘ اس کا اسم، ’’جَاهِلٌ‘‘ اس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حروف ندا:

حروف نداء کا ترجمہ لفظ ’’اے‘‘ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔(اے اللہ کے بندے نماز قائم کر)۔

(ترکیب)''یَا''حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل اس میں ضمیر اَنَا فاعل،عَبْدَ مضاف،لفظ اللّٰہِ مضاف الیہ، بہ،اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ندا ہوا،اَقِمِ فعل امر حاضر معلوم''اَنْتَ ''ضمیر مرفوع متصل فاعل،''الصَّلٰوۃَ''مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ امر ہو کر جواب ندا ہوا۔

حروف ناصبہ:

حروف ناصبہ چار ہیں۔ا۔اَنْ (کہ)۔۲.لَنْ (ہرگز نہیں)۔۳.کَیْ (تا کہ)۔۴۔اِذَنْ (اس وقت،تب تو)۔

جیسے :اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (یہ کہ تم روزہ رکھو تمہارے لئے بہتر ہے)۔

(ترکیب)''اَنْ''مصدریہ''تَصُوْمُوْا''فعل مضارع معلوم صیغہ جمع مذکر حاضر،''وْ''ضمیر مرفوع متصل برائے واحد مذکر حاضر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر''اَنْ''کا صلہ،اَنْ اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مبتداء،''خَیْرٌ''صیغہ صفت،''ل''حرف جر،''کُمْ''ضمیر مجرور،حرفِ جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا،خَیْرٌ صیغہ صفت سے،صیغہ صفت اپنے متعلق سے مل کر خبر،مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حروف جازمہ:

حروف جازمہ پانچ ہیں۔ا۔اِنْ شرطیہ (اگر)۔۲.لَمْ (نہیں)۔۳۔لَمَّا (اب تک نہیں)۔۴۔لام امر (چاہیے)۔۵۔لائے نہی (مت)۔

جیسے : لَاتَکْفُرْ (تو کفر مت کر)۔ترکیب:لَا حرف نہی جازم''تَکْفُرْ''فعل،ضمیر اسمیں فعل کا فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

افعال:

فعل دو قسم پر ہے۔ا۔فعل معلوم۔۲۔مجہول۔فعل مجہول کے ترجمہ کے آخر میں اکثر''جاتا ہے،جاتی ہے،گیا،گئی،ہوگیا،ہوگئی''کے الفاظ آتے ہیں۔فعل مجہول کے فاعل کو نائب فاعل کہا جاتا ہے،ترجمہ کرتے وقت پہلے نائب فاعل کا ترجمہ کریں گے اور اس نائب فاعل کے ترجمہ کرنے کے بعد اگر جملہ میں مفعول ہو تو مفعول کا ترجمہ کریں گے پھر آخر میں فعل مجہول کا ترجمہ کیا جائے گا۔جیسے:ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا (ابن مریم کی مثال دی گئی)۔

(ترکیب)''ضُرِبَ''فعل مجہول''ابْنُ''مضاف،''مَرْیَمَ''مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل مفعول مالم یسم فاعلہ،''مَثَلًا''مفعول بہ،فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل معروف دو قسم پر ہے۔لازم و متعدی۔فعل لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل سے تام ہو اور مفعول بہ کو نہ چاہتا ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

فعل لازم و متعدی کے ترجمہ میں فرق یہ ہے کہ کسی بھی مصدر سے جب ماضی مطلق کا کوئی صیغہ بنائیں گے،تو جب اس صیغہ کا ترجمہ کیا جائے تو ترجمہ میں لفظ''نے''آئے گا یا نہیں آئے گا۔اگر لفظ''نے''کا نہ آجائے تو یہ فعل لازم ہے جیسے قَعَدَ (وہ بیٹھا) اور اگر لفظ''نے''آجائے تو یہ فعل متعدی ہے جیسے فَتَحَ (اس نے کھولا)۔(ترکیب)''فَتَحَ''فعل اس میں ضمیر اس کا فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل متعدی کے اقسام: متعدی بیک مفعول، بدو مفعول، بسہ مفعول،:

(ا) متعدی بیک مفعول کے جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فاعل کا ترجمہ پھر مفعول کا پھر آخر میں فعل کا ترجمہ کریں گے۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ:(ترجمہ) چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(ترکیب) لَا یَدْخُلُ فعل مضارع نفی معروف،الْجَنَّۃَ مفعول فیہ، قَتَّاتٌ فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) متعدی بدو مفعول،(افعال قلوب وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو ہاتھ،پاؤں وغیرہ سے نہ ہو) افعال قلوب اور اس کا ترجمہ یہ ہے عَلِمْتُ (میں نے جانا،یقین کیا)۔رَأَیْتُ (میں نے دیکھا،میں نے یقین کیا)۔وَجَدْتُّ (میں نے پایا،میں نے یقین کیا)۔حَسِبْتُ (میں نے گمان کیا)۔ ظَنَنْتُ (میں نے گمان کیا)۔زَعَمْتُ (میں نے گمان کیا)۔خِلْتُ (میں نے یقین یا گمان کیا)۔

فائدہ: مذکورہ بالا افعال میں سے پہلے تین یقین کیلئے، دوسرے تین ظن کیلئے آتے ہیں اور جبکہ آخری ''زَعَمْتُ'' یہ مشترک ہے یعنی یقین اور گمان دونوں کیلئے آتا ہے۔

متعدی بدومفعول کے جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فاعل، پھر مفعول اوّل، پھر مفعول ثانی اور آخر میں مذکورہ بالا افعال میں سے جو جملہ میں مذکور ہواس کا ترجمہ کریں گے۔ جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا)۔ **(ترکیب)** '' عَلِمْتُ ''فعل ماضی ''تُ'' ضمیر اس کا فاعل، '' زَیْدًا ''مفعول اول '' فَاضِلًا'' مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور مفعول اول ومفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

متعدی بسہ مفعول یعنی وہ افعال جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔ ایسے افعال یہ ہیں اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَاَ، نَبَّاَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، حَدَّثَ۔

متعدی بسہ مفعول کے جملوں کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے فاعل، پھر مفعول اوّل، پھر مفعول ثانی اس کے بعد مفعول ثالث اور آخر میں مذکورہ بالا افعال میں سے جو جملہ میں مذکور ہواس کا ترجمہ کریں گے۔ جیسے: اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (میں نے زید کو عمر کے فاضل ہونے کی خبر دی)۔

(ترکیب) '' اَعْلَمْتُ ''فعل ماضی ''تُ'' ضمیر اس کا فاعل، ''زَیْدًا ''مفعول اول '' عَمْرًوا ''مفعول ثانی ''فَاضِلًا'' مفعول ثالث، فعل اپنے فاعل، مفعول اول، مفعول ثانی اور مفعول ثالث سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو۔

افعال ناقصہ:

افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو فاعل کو اپنی صفت کے علاوہ کسی اور صفت پر ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ افعال ناقصہ اور ان کا ترجمہ یہ ہے۔ کَانَ (تھا، ہے) صَارَ (ہوگیا). ظَلَّ (دن بھر رہا)۔ بَاتَ (رات بھر)۔ اَصْبَحَ (صبح کے وقت)۔ اَضْحٰی (چاشت کے وقت)۔ **مذکورہ بالا الفاظ کا ترجمہ** کبھی ''ہوگیا، کریں گے'' سے بھی کیا جاتا ہے یعنی صار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اَمْسٰی (شام کے وقت ہونا)۔ عَادَ، اٰضَ، غَدَا، رَاحَ ان سب کے ترجمہ میں لفظ (ہوگیا) آتا ہے۔ مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَاانْفَکَّ، مَافَتِیَٔ، ان سب کے ترجمہ میں لفظ ''ہمیشہ رہا'' آتا ہے، مَادَامَ (جب تک). لَیْسَ (نہیں)

فعل ناقص کے ترجمہ کرنے کا طریقہ: سب سے پہلے فعل ناقص کے اسم، پھر اس کے خبر کا، اور پھر آخر میں افعال ناقصہ میں سے جو فعل ناقص جملہ میں مذکور ہو اسکا ترجمہ کریں گے۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ تعالی خوب جاننے اور حکمت والے ہیں)۔

(ترکیب) ''کَانَ'' فعل ماضی ناقص، لفظ '' اللّٰہُ '' کان کا اسم '' عَلِیْمًا '' کان کی خبر اوّل ''حَکِیْمًا'' کان کی خبر ثانی، کان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعال مقاربہ:

افعال مقاربہ ایسے افعال ہیں جو خبر کے قریب ہونے پر دلالت کریں۔ افعال مقاربہ یہ ہیں۔ کَادَ، کَرُبَ، اَوْشَکَ، عَسٰی، طَفِقَ، عَلِقَ، اَنْشَاَ، اَخَذَ، جَعَلَ، هَبَّ، هَلْهَلَ، اِخْلَوْلَقَ، حَرٰی، لیکن ان میں سے مشہور پہلے چار ہیں۔ جیسے یَکَادُ عَمْرٌو اَنْ یَّاْکُلَ (قریب ہے کہ عمر کھائے)۔

(ترکیب) '' یَکَادُ ''فعل مقاربہ مضارع، '' عَمْرٌو ''اسم، '' اَنْ'' مصدریہ، ''یَّاْکُل ''فعل مضارع، اس میں ھُوَ ضمیر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، ''اَنْ'' مصدریہ اپنے صلہ سے مل کر فعل مقاربہ یَکَادُ کی خبر، یَکَادُ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(نوٹ) افعال مدوح وذم اور فعل تعجب کے ترکیب وغیرہ کو، افعال عاملہ کے نقشہ والے بحث میں ملاحظہ فرمائیں)

اسم فاعل:

اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور فعل کے کرنے والے کو بتائے۔ اسم فاعل کے ترجمہ میں مصدر کے آخری حرف الف کو ''ے'' سے بدل کر ''والی یا والا'' کا لفظ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے قَارِئٌ (پڑھنے والا)۔

منصوبات:

☆ **مفعول بہ:** اس کا کوئی خاص ترجمہ نہیں ہے بلکہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو یعنی مفعول بہ کا ترجمہ کر کے اس کے بعد اکثر لفظ، کا، کو، کی، کے، لگا دیتے ہیں

جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ۔زید نے عمر کو مارا۔اور کبھی بغیر کا، کے، کو ترجمہ کیا جاتا ہے جیسے رَاَیْتُ رَجُلًا ۔میں نے ایک مرد دیکھا۔
(ترکیب) ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ فاعل، اور عَمْرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

☆**مفعول مطلق**: یہ کبھی تاکید کیلئے، کبھی عدد اور کبھی نوعیت کیلئے آتا ہے۔اسی وجہ سے مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کے طریقے بھی مختلف ہیں لیکن اس کا ترجمہ جن الفاظ کیساتھ زیادہ مستعمل ہوتا ہے وہ الفاظ یہ ہیں ''خوب، واقعی، بہت زیادہ'' اس طرح کے الفاظ کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔
جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرْبًا (میں نے زید کی خوب یا بہت زیادہ پٹائی کی،) (ترکیب) ضَرَبْتُ فعل، تُ ضمیر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ، ضَرْبًا مفعول مطلق فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

☆**مفعول لہٗ**: اس کا ترجمہ اس طرح ہے کہ وہ مصدر جو فعل مذکور کی علت اور سبب کو بتلائے اس کا ترجمہ کرنے کے بعد پھر ''سب سے، کیلئے، کیوجہ سے، خاطر'' وغیرہ کے الفاظ میں سے لگا دیتے ہیں۔جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا تَادِیْبًا (ترجمہ) میں نے زید کو ادب سکھانے کیلئے مارا۔
(ترکیب) ضَرَبْتُ فعل فاعل، زَیْدًا مفعول بہ، تَادِیْبًا مفعول لہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

☆**مفعول معہٗ**: اس کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو واؤ بمعنی مع کے بعد واقع ہو، اس کا ترجمہ کر کے اس کے بعد ''ساتھ'' کا لفظ لگا دیتے ہیں۔
جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ . (سردی جبّوں کے ساتھ آئی)۔
(ترکیب) جَاءَ فعل، الْبَرْدُ فاعل، واوَ بمعنی مَعَ، اَلْجُبَّاتِ مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔
☆**مفعول فیہ** کے ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس ظرف میں فاعل کا فعل کیا گیا ہے اس کا ترجمہ کرنے سے مفعول فیہ کا ترجمہ ہو جائے گا۔
جیسے دَخَلْتُ فِیْ الْمَکَّۃِ صَبَاحًا (ترجمہ) میں صبح مکہ میں داخل ہوا۔(ترکیب) دَخَلْتُ فعل، تُ ضمیر فاعل، فِیْ حرف جار، الْمَکَّۃِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق دَخَلْتُ فعل کے، صَبَاحًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔
'نوٹ' درج ذیل الفاظ اکثر مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کے وقت استعمال ہوتے ہیں۔(اوپر، آتے ہیں، سے، نیچے، میں،، وغیرہ۔

:حال کا ترجمہ اور ترکیب

☆**ذوالحال** کا ترجمہ کرنے کے بعد کبھی فوراً حال کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔حال کے ترجمہ کرنے کے بعد لفظ 'ہونے یا کرنے کی حالت' وغیرہ لگا کر آخر میں فعل کا ترجمہ کریں گے۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَبْکِیْ ۔زید روتے ہوئے آئے۔...کبھی ذوالحال کے ترجمہ کرنے کے فوراً بعد فعل کا ترجمہ کیا جاتا ہے، پھر حال کا ترجمہ کرنے سے پہلے ''اس حال میں'' وغیرہ کے الفاظ لگا کر آخر میں حال کا ترجمہ کریں گے۔جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ۔(زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)
(ترکیب) جَاءَ فعل، زَیْدٌ ذوالحال، رَاکِبًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر جَاءَ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

☆**تمیز** کے ترجمہ کرنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ اول ممیّز کا پھر تمیز کا ترجمہ کر کے لفظ ''اعتبار سے یا اس لحاظ سے'' لگا دیں گے۔پھر اس کے بعد فعل کا ترجمہ کریں گے۔جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا یعنی زید نفس کے اعتبار سے اچھا ہے۔
...کبھی کبھی اول تمیز کا ترجمہ کر کے لفظ 'سے یا اعتبار سے' لگائیں گے، پھر ممیّز کا ترجمہ کریں گے۔جیسے زَیْدٌ اَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو خُلُقًا۔(زید عمرو سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہے) **ترکیب**: زَیْدٌ مبتداء، اَحسَنُ اسم تفضیل، مِن حرف جر، عَمرٍو مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اَحْسَنُ اسم تفضیل کے، خُلُقًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

اسم تفضیل:

وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی مصدری دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ ہو۔
اس کے ترجمہ میں پہلے ''زیادہ'' کا لفظ، پھر جس فعل سے اسم تفضیل مشتق ہے اس کا ترجمہ کر کے آخر میں لفظ ''والا'' لگادیں گے۔ جیسے اَقْـرَءُ (زیادہ پڑھنے والا)۔

اسم تفضیل کا استعمال: (۱) مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَحْسَنُ مِنْ عَمْرٍو (۲) الف لام کیساتھ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ (۳) اضافت کے ساتھ جیسے زَیْـدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔ ترکیب: '' زَیْدٌ '' مبتداء، '' اَفْضَلُ '' اسم تفضیل مضاف ، '' الْقَوْمِ '' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مصدر:

مصدر جو معنی حدثی پر دلالت کرے اور وہ ایسا ہو کہ اس سے افعال وغیرہ بنتے ہوں۔ مصدر کے ترجمہ کے آخر میں ''نا'' کا لفظ آتا ہے۔ جیسے تَـطْهِیْـرُکَ بَدَنَکَ خَیْرٌ (تیرا اپنے بدن کو پاک کرنا اچھا ہے)۔ ترکیب: '' تَطْهِیْرُ '' مصدر مضاف، ''کَ'' ضمیر فاعل مضاف الیہ، '' بَدَنَکَ '' مضاف، '' کَ '' ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، تَطْهِیْرُ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل مبتداء، '' خَیْـرٌ '' اسم تفضیل، اس میں هُوَ ضمیر نائب فاعل، اسم تفضیل اپنے جاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تاکید لفظی:

تاکید لفظی کے ترجمہ میں لفظ ''صرف، اکیلا، ہی'' وغیرہ آتے ہیں۔ جیسے جَاءَ اُسْتَاذٌ اُسْتَاذٌ (استاد ہی آیا)۔ ترکیب: '' جَاءَ '' فعل، '' اُسْتَاذٌ '' مؤکد، '' اُسْتَاذٌ '' تاکید، مؤکد اپنے تاکید سے مل کر فاعل، جَاءَ کیلئے فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدل:

بدل کے ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مبدل منہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے اس کے بعد ''یعنی'' کا لفظ لگا کر آخر میں بدل کا ترجمہ کریں گے۔ جیسے اُخِـذَ زَیْـدٌ مَـالُهٗ (زید کا مال لیا گیا) ترکیب: '' اُخِذَ '' فعل ماضی مجہول، '' زَیْدٌ '' مبدل منہ، '' مَالُ '' مضاف، '' ہٗ '' ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل بعض، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر نائب فاعل، اُخِذَ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کسی شاعر نے نحو کو اس انداز میں بیان فرمایا۔

اسم، فعل ، حرف لفظ کی اقسام ہیں
تینوں سے مل کر بنتے کلام ہیں
مرکب مفید سے ہے ہر کوئی مستفید
مرکب ناقص کو سمجھنے میں ناکام ہیں
نہ بدل سکا کوئی مبنی کے آخر کو
معرب پر آتی حرکتیں تمام ہیں
معرفہ نے خاص کردیا ہے ورنہ
نکرہ کی نظر میں تو سب عام ہیں
مؤنث نہ ہوا تو یقیناً مذکر ہی ہوگا
تیسری جنس کے انسان یہاں گمنام ہیں
فاعل چھپ بھی جاتا ہے کبھی فعل میں
پر مفاعیل آتے ہمیشہ سرعام ہیں
نعم ، حبذا سبب ہیں دل کی تسکین کا
بئس، ساء فقط وجہ درد وآلام ہیں
حال کی حالت ہر حال میں نصبی ہے
مگر ذوالحال کے مختلف احکام ہیں
عندی عشرون کی آئی سمجھ درھما سے
دور تمیز نے کیئے سارے ابہام ہیں
مبتداء تو وہی ہے جو آئے ابتداء میں
خبر پر پہلے آنے کے بھی الزام ہیں
موصوف ،صفت میں دوری بھی ہے ممکن
مضاف ،مضاف الیہ میں فاصلے حرام ہیں
آشنا نحو سے کردیا ہے اشفاق کو
میرے ہر استاد پر لاکھوں سلام ہیں

مصادر ومراجع

(۱)موسوعه النحو
(۲)المنهاج فی القواعد والاعراب
(۳)هدایة النحو
(۴)شرح جامی
(۵)کافیه
(٦)نحومیر
(۷)شروح ،شرح مائة عامل
(۸)مشکل ترکیبوں کاحل

الصرف ام العلوم

تدریس الصرف
شرح اردو
ارشاد الصرف

مؤلف
مولانا محمد عثمان حقانی
استاد مدرسہ عربیہ شمس العلوم ژوب، بلوچستان

الناشر
مکتبہ شمس العلوم ژوب
03138617516

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

پہلی مرتبہ علم نحو کے موضوع پر منفرد اندازکی حامل کتاب

تنقیش النّحو

طلبہ کرام کیلئے جدید طریقہ تعلیم جس میں نقشوں کی مدد سے عربی عبارات پر عبور حاصل کرنے اور ترکیبی ترجمہ کرنے کے اصول کا انتہائی آسان طریقہ بتایا گیا ہے.

مؤلف
مولنا محمد عثمان حقانی
استاد مدرسہ عربیہ شمس العلوم ژوب، بلوچستان

الناشر
مکتبہ شمس العلوم ژوب
03138617516